THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the November 07, 2025
(355th Session)
Volume XI, No. 02
(Nos. 01-08)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XI — SP.XI(02)/2025
No.02 — 04

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absence 61
   - Senator Khalil Tahir 62
4. Point of order raised by Senator Muhammad Azam Khan Swati regarding the appointment of Leader of the Opposition in the Senate 63
   - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 63
   - Senator Aimal Wali Khan 64
5. Pointing out of quorum 66
6. Point of public importance raised by Senator Muhammad Abdul Qadir urging the Government to renegotiate power tariffs with IPPs and reform its policy on solar energy 66
7. Resolution moved for extension of the Frontier Constabulary Ordinance, 2025 (Ordinance No. VIII of 2025) 69
8. Consideration and passage of [The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025] 70
9. Consideration and Passage of [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2025] 74
10. Consideration and Passage of [The National School of Public Policy Amendment Bill 2025] 75
11. Withdrawal of [The National Accountability Amendment Bill 2023] 77

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Friday, the November 07, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at eleven in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Manzoor Ahmed) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا
سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾

ترجمہ: عرش الٰہی کے حامل فرشتے، اور وہ جو عرش کے گرد و پیش حاضر رہتے ہیں، سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: 'اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، پس معاف کر دے اور عذاب دوزخ سے بچالے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ اے ہمارے رب، اور داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (ان کو بھی وہاں ان کے ساتھ ہی پہنچا دے) تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے۔ سورۃ المومن، آیات (۷ تا ۸)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Questions and Answers لینے دیں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اگر questions and answers مجھے لینے دیں اس کے بعد آپ کو floor دے دیتا ہوں۔ جی شہادت اعوان صاحب۔

Questions and Answers

Mr. Presiding Officer: Senator Shahadat Awan.

*Question No. 32 Senator Shahadat Awan:Will the Minister for Human Rights be pleased to state the details of child care centers/institutions in the Islamabad Capital Territory along-with the details of financial assistance provided to them during the last five years with year wise break-up?

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice): It is to state that within the Islamabad Capital Territory, the Child Protection Institute (CPI), working under the Ministry of Human Rights, is the primary government-managed institution providing care and protection to children in need as defined under the ICT Child Protection Act, 2018.

Since its establishment 2021, CPI provided shelter to 512 vulnerable children. Year wise break-up of cases and budget of CPI is as under:

SR.no	Year	No. of Cases	Expenditure on Children (In Rs)
i.	2021	95	
ii.	2022-23	57	1,169,675
iii.	2023-24	112	1,282,245
iv.	2024-25	159	1,588,067
v.	2025	89	/
Total		**512**	

Mandate and services provided to children by CPI:

''An Act to provide for the protection and care of children in the Islamabad Capital Territory''

The CPI provides a safe and secure residential facility for children rescued through court orders, law enforcement agencies, or the child helpline. Services include:

- Safe shelter and nutritious meals
- Medical care and psychosocial counseling
- Education and vocational training
- Rehabilitation and Re-integration
- Legal assistance and rehabilitation support
- Referral Services
- Certification of caregivers
- Data management

Besides, In Islamabad, there is currently no dedicated institute that specifically deals with children involved in narcotics or drug-related issues, which remains a major challenge. This gap in services hampers effective rehabilitation and specialized intervention for such vulnerable children. The mandate of the Child Protection Institute (CPI) is to provide protection, temporary shelter, and rehabilitation to children in need of care and protection under the ICT Child Protection Act.

In this regard, CPI requested a list from the Securities and Exchange Commission of Pakistan (SECP) of all registered caregivers operating within Islamabad. It was observed that most of these organizations primarily cater to orphans and do not specifically address children affected by narcotics or drug abuse. This highlights the urgent need for specialized facilities and programs within the Islamabad Capital Territory to deal with such cases.

The allocated funds have been entirely utilized for fulfilling the essential needs of the children. The expenditure has been made on items including children's clothing, shoes, food, utilities, play materials, stationery, books, drawing books, copies, and other child-related necessities.

It is further clarified that no cash assistance has been provided to the children. All support has been extended strictly **in-kind** to ensure transparency and proper utilization of funds for the welfare of the children.

سینیٹر شہادت اعوان: جب بھی میرا سوال آتا ہے تو صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ ان کا سوال نہ ہوسکے۔ میرا خیال ہے منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ جو قانون 2018 میں بنایا گیا تھا۔ آپ خود advocate ہیں اس کا مقصد یہ تھا to provide the protection and care of children in Islamabad Capital Territory, from all form of physical and mental violence,

injury, neglect, bad treatment, exploitation, abuse and better Institutes یہ اس کے لیے 2018 میں بنایا گیا تھا۔

جناب چیئرمین! 2018 میں یہ سب کچھ کرنے کا پتا یہ تھا کہ جو بچے ہیں ان کی care کے لیے کیا جائے۔ اب یہ بتایا گیا ہے اور یہ جو منسٹری نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا لکھا ہے کہ 2021 میں جو ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 2018 and 2019 میں تو کوئی یہ فعال ہی نہیں ہوا۔ 2021 میں 95 cases ان کے پاس آئے۔ 2022-2023 میں 57 cases ان کے پاس آئے۔ اور ان پر کتنا خرچہ ہوا۔ 1,169,675 روپے خرچہ ہوا۔ دنیش کمار صاحب دیکھئے گا۔ جب یہ 57 بچوں پر تقسیم کیا گیا تو سال کا ایک بچے کا خرچہ 20520 روپے بنا اور اس کا مہینے کا 1710 روپے خرچہ بنا۔ 2023-2024 میں ان کے پاس 112 بچے آئے ہیں اور ان پر 1,282,245 روپے خرچہ ہوا جو کہ سال کا 11448 روپے ہیں اور مہینے کا خرچہ اوپر بھی میں نے 1710 روپے بتایا۔ جناب چیئرمین! یہ خرچہ 954 روپے آیا ہے۔ مہینے کا خرچہ آپ دیکھ لیں۔ آگے انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ یہ خرچہ کہاں پر اور کس چیز پر کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! Page No. 2 پر Para No. 2 کو دیکھیے گا۔ اس میں نے انہوں نے لکھا ہے کہ

"The expenditure has been made on items including children's clothing, shoes, food, utilities, play material, stationery, books, drawing books, copies and other child-related necessities".

جناب چیئرمین! تو بات یہ ہے کہ پھر یہ کہتے ہیں کہ minimum income جو ہے 30 and 45 ہزار روپے ہونی چاہیے۔ تو میرے خیال میں اسی لئے تنخواہ وہ نہیں بڑھائی جاتی کہ ایک بچہ تو 954 روپے میں مہینہ گزار سکتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ بڑے ظلم کی بات ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب اس پر بتائیں گے کہ یہ ان چیزیں کو کس طریقے سے manage کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ مزے کی بات یہ ہے کہ Para-1 میں منسٹری نے جواب کیا دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں اور خود admit کرتے ہیں۔ No dedicated institute that specifically deals with children involved in narcotics or

drug-related issues, which remains a major challenge. خود حکومت کہتی ہے کہ ہم نے اس کے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ اس کو بھی آپ چھوڑ دیں۔ وہ بچے جن سے یہاں پر begging کا یہ کام لیا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! میری گزارش آپ سے یہ ہوگی کہ یہ بڑا اہم ایشو ہے۔ اگر میریٹ کے سگنل پر آپ چلے جائیں تو دس دس لولے لنگڑے بچے وہاں پر کھڑے ہو کر بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ thoroughly اس پر ہم بحث کر سکیں۔ بڑا اہم ایشو ہے اور اس میں پچھلی 2018 والوں کی حکومت، PDM کی حکومت اور موجودہ حکومت کے ممبران سب کے سب بیٹھ کر اس کے اوپر ہم غور کریں۔ یہ بڑا غور طلب ایشو ہے۔ جناب چیئرمین! تو منسٹر صاحب سے میری استدعا یہ ہوگی کہ بجائے ہم یہاں پر بیٹھ کر 917 روپے مہینے کے خرچے پر بات کریں۔ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آگیا۔ جی، منسٹر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک (وزیر مملکت برائے قانون و انصاف): بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب کی بالکل اچھی تجویز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا تفصیلی جواب انہوں نے خود بھی پڑھ لیا ہے۔ جناب چیئرمین! ہم نے تمام تر تفصیلات اس جواب میں دی ہیں کہ وہاں پر بچوں کی تعداد کتنی ہے۔ Child Protection Institute establish ہی 2021 میں ہوا ہے۔ اس سے پہلے کے وقت کی معلومات فراہم نہیں کر سکتے کیونکہ جب ایک ادارہ ہی 2021 میں بنا ہے تو اس کے بعد کا ہم نے تمام breakdown with expenditure دیا ہوا ہے۔ Transparency کے تمام تقاضوں کو پورا رکھتے ہوئے ہم نے یہ تفصیلات فراہم کی ہیں۔ اس حکومت کی اولین ترجیح ہے کہ جو ہماری آنے والی نسلیں اور بچے ہیں بالخصوص جو Child Protection Mechanism and Institute ہے ہم اس کو further strengthen کریں اور اس کو مزید فعال کریں۔ حکومت کی طرف سے جو بھی اقدامات ہم اٹھا سکتے ہیں ہمیں اٹھانے چاہیے۔ اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے تاکہ اس پر سیر حاصل بحث اور گفتگو بھی ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ آگے جو بھی کمیٹی کے فاضل ممبران ہیں وہ اس میں اگر کوئی اپنی تجویز بھی دینا چاہتے ہیں تو بالکل وہ سامنے آنی چاہیے اور on record ہونی چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بلال صاحب، جب کمیٹی میں جا رہا ہے تو میرے خیال میں اس پر کمیٹی میں بات ہونی چاہیے۔

سینیٹر بلال احمد خان: کمیٹی میں تو صرف شہادت اعوان صاحب جائیں گے باقی ممبران کو کیا پتا لگے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کو بھی اس کمیٹی میں بلا لیں گے۔ خلیل صاحب! آپ، بلال صاحب، دنیش صاحب اور وقار مہدی صاحب اگر آپ سب کمیٹی کے ممبران نہ بھی ہوں تو بھی کمیٹی میں جائیں گے۔ جی خلیل صاحب۔

سینیٹر خلیل طاہر: جناب چیئرمین! جو GSP+ status ہے اس کے لیے ہم نے re-apply کرنا ہے یا what so ever. اس کے بغیر ہمیں یہ نہیں ملے گا۔ So we will not get GSP+ status without it if we come to all these 27 conventions. اس لیے مجھے یہ بات کرنی ضروری ہے کہ پتا نہیں کمیٹی میں کتنی دیر لگے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جب یہ کمیٹی میں جائے گا۔ جتنے ممبران اس کمیٹی میں جانا چاہتے ہیں ہم ان کو اس کمیٹی کا حصہ بنائیں گے۔ وہاں پر آپ سارے ممبران تفصیلی بات کر لیں۔

Senator Khalil Tahir: Sir, with due respect, I am in the Committee, no problem.

میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے بچوں میں narcotics کے بارے میں جو جواب دیا ہے۔ یہ کہاں سے آتی ہے اور کون اسلام آباد میں لاتا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کوئی institution نہیں ہے۔ میں اس حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ we are the signatory of the International Covenant. CRC جو Generalised System Preferences ہے وہ ہم نے لینا ہے۔ اس میں ہماری export free ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خلیل صاحب! آپ کی بات آ گئی۔ جی، درانی صاحب۔

Senator Shahzaib Durrani: Sir, with due respect to what you have recommended to the Committee, that's a very good thing. But what I would suggest is that you take at least three supplementary questions

تاکہ کچھ لوگوں کی یہیں پر clarification ہو جائے گی and at the end of the third question you will say that it is referred to the committee. تو بہت ساری چیزیں یہیں پر clear ہو جائیں گی بجائے کہ اس دن ہم میں سے کتنے لوگ available ہوں گے، کسی کی commitment کہیں اور ہو گی۔ کوئی کسی اور کمیٹی میں جائے گا۔ تو یہ بہتر ہے کہ آپ یہاں پر at least rules کے مطابق تین ضمنی سوالات لے لیں باقی remaining questions کو آپ recommend کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، بلال صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ جو پہلی بار 2018 میں Institute بنا ہے اس کا criteria کیا ہے۔ کن بچوں کو اس Institute میں لیا جاتا ہے۔ جس طرح شہادت اعوان صاحب نے کہا کہ سگنل پر کھڑے بھیک مانگنے والے بچوں کے بھی سرپرست ہوتے ہیں بلکہ ان کے بہت بڑے سرپرست ہوتے ہیں جو پورا ایک نظام چلاتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں ان سے پوچھ کر ان بچوں کو ان سینٹرز میں داخل کیا جاتا ہے یا اس کے علاوہ جو باقی بچے ہیں، جیسا کہ یتیم ہے یا ان کا کوئی سرپرست نہیں ہے ان کو داخل کیا جاتا ہے۔ اس کا criteria بھی بتایا جائے۔

بیرسٹر عقیل ملک: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ، میں دوبارہ گزارش کروں گا سوال کا جواب تو میں آپ کو بالکل دے دیتا ہوں لیکن گزارش ہو گی کیونکہ جو اس سوال کے mover ہیں۔ انہوں نے خود جو سوال put کیا ہے وہ خود اس بات پر آمادہ ہیں کہ کمیٹی میں جائے اور کمیٹی میں اس پر سیر حاصل بحث بھی ہو۔ جو دوسرے معزز ممبران اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں I am sure اگر آپ ان کو as special invitee کے طور پر بلائیں تو بالکل وہ بھی شامل ہو جائیں گے۔ اس کا mandate بالکل قانون میں دیا گیا ہے۔ جو services یہ provide کر رہے ہیں وہ سوال کے جواب میں بھی ہم نے in detail بتا دیا ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ منسٹر صاحب! اس کو متعلقہ کمیٹی میں refer کر دیں اور جو ہمارے سینیٹرز صاحبان اس کا حصہ بننا چاہتے ہیں ان کے نام بھی کمیٹی میں شامل کر دیں۔ اس کو کمیٹی میں refer کر دیں۔ شکریہ۔

Question No. 33, Senator Syed Ali Zafar.

*Question No. 33 Senator Syed Ali Zafar:Will the Minister for Water Resources be pleased to state whether it is a fact that a project to construct Swan Dam on Swan River to mitigate the flood disaster was initiated, if so, the detail thereof indicating also its present status and the time by which the same will be completed?

Mr. Muhammad Mueen Wattoo:

It has been apprised by WAPDA and Irrigation Department, Punjab that as such no project has been initiated to construct Swan Dam on Soan (Swan) River to mitigate flood disasters.

However, the Irrigation Department, Government of Punjab, is presently carrying out a "Feasibility Study for exploring the water potential of Soan River." The consultants, M/s NESPAK, have proposed the construction of two low-head weirs across the Soan River—one at Khana Bajar and the other at Dandi Gujran, both located near the Motorway (Chakri Interchange).

The primary objective of these two proposed projects is to divert the Soan River flows for irrigation supplies to the adjoining areas, thereby enhancing the agricultural potential and ensuring better utilization of available surface water resources. The feasibility study is expected to be completed by January 2026.

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ feasibility study کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ ایک feasibility study بنائی گئی تھی جو جنوری 2026 میں complete ہوگی۔ یہ شروع کب کیا گیا تھا اور feasibility study کا order کب final ہوا تھا اور کتنی اس کے اوپر رقم لگائی گئی تھی۔ یہ دو ضمنی سوال ہیں۔ اگر مجھے جواب دے دیں تو میرا یہ سوال complete ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: جناب ! معزز سینیٹر صاحب کا جو سوال ہے، اس میں ظاہر بات ہے کہ جواب انہوں نے دیکھا ہے اور وہ اس بات پر agree کر رہے ہیں کہ اس کی study جنوری 2026

میں مکمل ہو گی۔ اس کا جو cost break down ہے، اس میں I can get back to you with the details. اگر آپ اس میں کوئی اضافی سوال ڈالنا چاہتے ہیں تو ڈال سکتے ہیں۔ سوال کے اندر آپ نے بات کی ہے کہ اس کا present status کیا ہے اور کب تک وہ مکمل ہو گا۔ اس کے ساتھ اضافی آگے جو چیز ہے، کیونکہ cost break down کے بارے میں بات نہیں کی گئی اور نہ ہی further details کی بات کی گئی۔ میں گزارش کروں گا کہ یا تو میں آپ کو خود اس کی تمام details دے دوں یا پھر آپ اس میں اضافی سوال ڈال دیں۔ آپ کے دونوں سوال بالخصوص کہ یہ شروع کب ہوا اور اس کے ساتھ اس کی اب تک exact cost کتنی آچکی ہے، وہ میں آپ کو provide کر دوں گا۔

سینیٹر سید علی ظفر: میں نئے question میں ڈال دوں گا لیکن میں نے اس سوال میں بھی details thereof لکھا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جتنی details ہیں کہ کتنی cost ہے اور کب شروع ہوا۔ بہر حال، اگر آپ کے پاس اس وقت نہیں ہے تو آپ next question میں ڈال کر بھیج دیجیے گا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ابڑو صاحب۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: چیئرمین صاحب! آپ ذرا ruling دیں کہ آج منسٹر کیوں نہیں آئے۔ ہم نے صرف یہ پتا کرنا ہے۔ یہ question hour ہے اور متعلقہ منسٹر نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بالکل، آپ کی بات صحیح ہے کہ متعلقہ منسٹر کو موجود ہونا چاہیے لیکن آئین کے تحت منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ جواب دے رہے ہیں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: چیئرمین صاحب! متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔ اگر اسی طرح ہاؤس چلانا ہے تو پھر یہ ایک بڑی serious بات ہے۔ ہم تو چاہ رہے تھے کہ آپ اس پر کوئی ruling دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل، متعلقہ منسٹر کا ہونا ضروری ہے لیکن آپ دیکھیں کہ منسٹر ہیں اور department کی طرف سے آئے ہوئے ہیں، آپ کو جواب مل رہا ہے۔ جب بھی کوئی

متعلقہ منسٹر ہوگا، لازمی آئے گا۔ ہم یہی کہیں گے کہ متعلقہ منسٹر کسی میٹنگ میں ہوں گے۔ ابڑو صاحب! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میرے خیال میں تین چار منسٹرز بیٹھے ہیں، جواب تو وہ دیتے ہیں اور دیں گے بھی۔ میرا سوال یہ ہے کہ جیسے اس میں لکھا ہوا ہے کہ feasibility جنوری 2026 میں مکمل ہو گی، اس کا consultant, NESPAK ہے۔ پچھلے سیشن میں بھی یہ discuss ہوا تھا۔ اس وقت NESPAK کا MD کون ہے۔ پچھلے MD کو اگر ہٹایا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا NESPAK کو privatize کیا جا رہا ہے؟ اس صورت میں یہ 2026 تک کیسے feasibility بنائیں گے؟ میرا یہ سوال ہے۔ میں آپ کو تجویز دیتا ہوں کہ آپ اس matter کو کمیٹی کو بھیجیں۔ NESPAK پاکستان کا ایک بہت اہم ادارہ ہے، واحد consultancy company ہے جو پاکستان کو کما کر دے رہی ہے۔ اس نے دنیا میں کام کیے ہیں۔ اس وقت اس ادارے کو مکمل تباہ کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہاؤس کے دوسرے دوستوں کو بھی کمیٹی میں بھیجیں، اس پر discuss ہونی چاہیے کہ MD کو کیوں جبری ہٹایا جا رہا ہے اور اس ادارے کی privatization کیوں کی جا رہی ہے۔ اگر ان کا ایسا کوئی پروگرام یا منصوبہ ہے تو ہاؤس کو بتائیں۔ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: چیئرمین صاحب! میں پہلے تو disclaimer کر دوں کہ نہ تو اس سوال سے علی ظفر صاحب کی کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کا تعلق ہے اور نہ میرا کوئی پلاٹ یا ہاؤسنگ سوسائٹی ہے۔ یہ سوال بڑا ضروری ہے، اس لیے کہ اس ہاؤس کے اندر میں دس سال سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب بھی ہم لاہور جاتے ہیں، اگر آپ نے اپنے flood کو روکنا ہے، آپ نے اپنے water reservoirs کو بڑھانا ہے تو یہ بڑا ضروری ہے۔ اگر دس سال کی feasibility اب بنے گی تو یہ ڈیم کب بنے گا؟ اس وقت میری عمر 77 سال ہو چکی ہے، اور کتنے دن میں انتظار کروں گا کہ یہاں پر آپ واقعی کوئی ڈیم بنائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: دو اضافی سوال کیے گئے۔ چیئرمین صاحب! بات یہ ہے کہ چونکہ NESPAK کے متعلق کچھ details مانگی گئی ہیں، میں کہوں گا کہ NESPAK ایک بڑا ادارہ ہے، اس نے بڑے کام کیے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اضافی سوال ہے، اس معاملے کو کمیٹی میں نہیں جانا چاہیے کیونکہ اس کے mover سینیٹر علی ظفر صاحب نے میرے ساتھ اس بات پر agree کیا ہے کہ میں ان کو details provide کر دوں گا۔ میں نے چونکہ نوٹ بھی کر لیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی ایسی چیز ہو تو یہ نیا سوال بھی ڈال دیں گے۔ جو بات اس سے concerning ہی نہیں ہے، کیونکہ ابھی تو صرف اس کی feasibility study جاری ہے، ابھی تو منصوبہ شروع بھی نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ feasibility میں جو چیزیں سامنے آئی ہیں، وہ اس جواب میں درج ہیں۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ NESPAK کے حوالے سے آپ کا کوئی سوال ہے تو بالکل اس کو جمع کروادیں، پھر ہم آپ کے سامنے تمام تر تفصیلات لے آئیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ fresh question جمع کروادیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں کہتا ہوں کہ اس معاملے کو کمیٹی کے پاس بھیجیں۔

بیرسٹر عقیل ملک: اگر ہر چیز کمیٹی کے پاس جائے گی تو پھر اس ہاؤس کا کیا کام ہے۔ اگر انہوں نے ایک MD کے حوالے سے یا organizational structure کے حوالے سے سوال کیا ہے، کسی vacant post کے متعلق سوال کیا ہے تو یہ ایک fresh سوال ہے۔ آپ fresh سوال جمع کروائیں، اس کا جواب دیا جائے گا۔ ہم جواب دینے کے پابند ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابڑو صاحب! آپ کا ایک سوال already آیا ہوا ہے۔ آپ کا اسی حوالے سے ایک سوال already جمع ہے تو وہ آ رہا ہے۔ ٹھیک ہے جناب! آپ کا point آگیا ہے۔ جی دلاور خان صاحب۔

سینیٹر دلاور خان: چیئرمین صاحب! بہت بہت شکریہ۔ آج کے سوالات اور جوابات اس طرح کے ہیں کہ جس طرح بندہ کہے کہ حکومت چاند تک روڈ کب بنا رہی ہے۔ منسٹر صاحب اٹھتے ہیں، جواب کا اتا پتا معلوم نہیں، آج ہماری کابینہ کی میٹنگ تھی اور پرائم منسٹر صاحب یہی بتا رہے تھے کہ چاند تک روڈ بنانا، ہماری ترجیحات میں ہے۔ اس طرح کی انٹ سنٹ باتیں کی جا رہی ہیں، سوال گندم اور

جواب چنا۔ اگر متعلقہ وزیر ہوں تو وہ to the point جواب دیں گے۔ بعد میں chair کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ fresh question لے آئیں تو یہ کوئی مناسب رویہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: جناب علی ظفر صاحب! میں آپ کو بالکل جواب دوں گا۔ I have obviously undertaken on the floor of the House کہ آپ کے اس حوالے سے جو specifics ہیں، میں بالکل دوں گا۔ دیکھیں اگر سوال کا ambit اتنا wide کر دیا جائے اور fresh سوال آرہے ہیں تو یہ ایک روایت بھی رہی ہے کہ اگر کوئی اضافی information جو available نہیں ہے یا اس سوال کے اندر نہیں ہے تو پھر آپ ایک fresh question جمع کرواسکتے ہیں۔ میں تو آپ کو جواب دینے کے لیے تیار ہوں لیکن اگر آپ NESPAK کے organizational structure کے متعلق پوچھ رہے ہیں کیونکہ محترم سینیٹر ابڑو صاحب نے یہ بات کی کہ اس کے MD کی سیٹ غالباً خالی ہے یا اس کے organizational structure کے بارے میں پوچھا تو یہ تو fresh سوال ہیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جواب نہ دیا جائے۔ آپ سوال جمع کروائیں، حکومت آپ کے سوالوں کے جواب دینے کی پابند ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ضمنی سوال کا scope بھی دیکھنا چاہیے۔ آپ fresh question جمع کروادیں۔ ابھی ہم اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں۔ سوال نمبر 34، سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

*Question No. 34 Senator Syed Ali Zafar:Will the Minister for Law and Justice be pleased to state whether any legal forum exists at the Federal level to resolve issues of pensioners, if so, details thereof?

Senator Azam Nazeer Tarar:

The legal forums and mechanisms available at the federal level to resolve issues of pensioners are as under:

1. Federal Service Tribunal (FST): Pension being part of the terms and conditions of service of a civil servant, FST is the competent forum under Article 212 of the Constitution.

2. Wafaqi Mohtasib (Federal Ombudsman): Takes cognizance of complaints relating to maladministration in pension matters.

3. Supreme Court of Pakistan: Final appellate forum on pension matters.

4. Pension Cells: Established in each Ministry/Division/Department, as well as in the Accountant General Pakistan Revenues (AGPR), to facilitate and process pension cases.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ جی سینیٹر علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: جو question میں نے پوچھا ہے، وہ بڑا اہم ہے۔ میرے خیال میں یہ اس حوالے سے ہے جو پاکستان کی ایک بڑی population کو affect کرتی ہے اور یہ pension کے متعلق ہے۔ اس میں یہ مسئلے ہوتے رہے ہیں کہ pension ملنے میں دیر اور اس کے confusions and issues سالہا سال resolve نہیں ہوتے تو جو pensioners ہوتے ہیں، وہ اور ان کی families problems face کر رہے ہوتے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اگر اس میں لوگوں کے مسائل ہوں تو حکومت نے اس حوالے سے کون، کون سے ایسے institutions قائم کیے ہیں یا rules بنائے ہیں۔ جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے ہر Ministry میں pension cells بنائے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے ان pension cells کے حوالے سے کوئی rules بھی بنائے ہیں اور اگر بنائے ہیں تو وہ statistics بھی بتائیں کہ آپ نے کتنے مسائل resolve کیے ہیں اور ان کی timeline کا

بھی کچھ بتایا گیا ہے۔ اگر timeline ہے اور اس میں وہ مسائل حل نہیں ہوتے تو کیا کوئی appellate forum بھی بنایا گیا ہے یا نہیں؟ تو میرا یہی سوال ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ ایک انتہائی اہم قانونی نکتہ بھی ہے۔ میرے سوال کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر ایک شخص کے pension کے مسائل ہیں اور وہ کسی pension cell میں جاتا ہے تو وہ کون سے rules کے تحت وہاں جاتا ہے، اس کے فیصلے میں کتنا وقت لگتا ہے اور اگر فیصلہ وقت پر نہیں ہوتا یا اس کے خلاف اس کے کوئی grievances ہیں تو اس کا کوئی appellate forum بنا ہوا ہے یا نہیں۔ تو منسٹر صاحب یہ جواب دے دیں کہ rules بنے ہیں یا نہیں، timeline ہے کہ نہیں اور کوئی appellate forum بنایا گیا ہے یا نہیں؟ یہ منسٹر صاحب کی relevant Ministry ہے اور میں ان کے جواب سے satisfied بھی ہو جاؤں گا، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب، مجھے ایک منٹ دے دیں۔ یہ ایوان مہمانوں کی گیلری میں موجود The City School, IB Bahria Jupiter, Islamabad کے طلباء اور اساتذہ کو خوش آمدید کہتی ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: معزز سینیٹر علی ظفر صاحب خود ایک وکیل ہیں and with a wealth of experience that he has, of course, he understands that pension کے حوالے سے جو issues ہوتے ہیں، ان کے لیے primarily under Article 212 of the Constitution, FST، وفاقی محتسب یا دیگر اور ادارے ہیں کیونکہ اس حوالے سے competent forum Federal Service Tribunal ہے۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی issues and complaints آتی ہیں تو Federal Ombudsman کا forum بھی موجود ہوتا ہے۔ اس کے بعد pension matters پر Supreme Court final appellate forum ہے۔ سینیٹر صاحب نے pension cells کی بات کی۔ بالکل ہم نے Ministries and Divisions میں اور ساتھ، ساتھ AGPR میں بھی یہ cells establish کیے ہیں۔ Normally یہ ہوتا ہے کہ اگر pension کی کوئی grievance ہے تو آپ وفاقی محتسب جا سکتے ہیں یا کوئی delay ہے تو آپ AGPR جا سکتے ہیں and obviously,

آپmechanism within AGPR is by means of an application. درخواست دیتے ہیں اور آپ کی grievance کو attend کیا جاتا ہے۔ سینیٹر صاحب نے Ministries میں بننے والی pension cells کے متعلق مزید سوال پوچھا ہے۔ جو متعلقہ Finance Sections ہیں، وہ ان کے ساتھ attached ہیں اور specially with regard to the further details and figures of disposal of cases, وہ ابھی میرے پاس نہیں ہیں۔ میں انہیں exact number of disposal of grievances in different Ministries, Divisions, Attached Departments along with AGPR provide کر دوں گا، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ اس حوالے سے کوئی rules ہیں یا نہیں۔ اگر rules ہیں تو اس میں کیا timeline دی گئی ہے کہ کس طرح apply کریں گے اور کتنے دنوں میں فیصلے ہوں گے۔ میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ اس کا کوئی appellate forum ہے بھی یا نہیں۔ May be Minister sahib کے ساتھ details نہ ہوں لیکن ان کے سیکرٹری تو آئے ہوں گے۔ چونکہ یہ سوال pensions کے بارے میں ہے اور اتنا اہم ہے تو جو relevant Ministry ہے، ان کے officials آئے ہوں گے اور ان کے ساتھ details ہوں گی۔ بے شک cases کی details آپ بعد میں دے دیجیے گا لیکن یہ سوال کہ rules ہیں یا نہیں، appellate forum ہے یا نہیں اور timeline دی گئی ہے یا نہیں، میرے خیال میں یہ details پورا ایوان جاننا چاہے گا، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں pensioners کے لیے کوئی ایک advisory council بھی نہیں ہے اور یہ پاکستان کے ایک senior citizen کا اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ district level پر pensioners کے لیے کوئی facilitation desks نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ کہ جو Ministry/Divisions ہیں، ان میں کوئی focal person نہیں ہے اور اگر ہے تو ان کے لیے کوئی timeframe نہیں کہ ایک ہفتہ یا پندرہ دن میں ان کی grievance کا جواب دیا

جائے گا۔ یہ facility کہیں پر موجود نہیں ہے۔ جو جواب دیا گیا ہے، یہ اس حوالے سے ہے کہ اگر کوئی آدمی وفاقی محتسب اور AGPR کے پاس case or complaint کرنا چاہے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ یہ بتائیں کہ senior citizens کو facilitate کرنے کے لیے حکومت نے آج تک کیا قدم اٹھائے ہیں یا آئندہ ان کی facilitation کے لیے کیا قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر اعظم خان سواتی کا بھی اس حوالے سے سوال ہے۔ وہ کر لیں پھر منسٹر صاحب اکٹھا سب کا جواب دے دیں گے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب، یہ سوال بڑا اہم ہے کیونکہ سینیٹر علی ظفر صاحب نہ صرف وکیل ہیں بلکہ jurist بھی ہیں اور پورا command رکھتے ہیں۔ The question was very pertinent. میں خود admit کرتا ہوں کہ ہماری حکومت میں بھی pensioners کا ایک بڑا backlog تھا جسے ہم ختم نہیں کر سکے۔ اب اگر یہ Form-47 حکومت کے تحت آئے ہوئے ہیں تو بتائیں کیونکہ گیدڑ سنگھی تو انہی کے پاس ہے۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے ایسا کیا miracle کیا ہے جس کی وجہ سے اتنی بڑی آبادی کا اتنا بڑا بنیادی مسئلہ حل کرنے کی کوئی کوشش کی ہو اور اس کے کوئی نتائج سامنے آئے ہوں۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو منسٹر صاحب بڑے competent ہیں، بے شک وہ کچھ وقت لے لیں اور اس کے بعد کم از کم House کو enlighten کریں کہ انہوں نے ایسا کون سا کام کیا ہے کہ اتنی بڑی آبادی میں pensioners کے جو مسائل تھے، وہ کم ہوئے ہیں، زیادہ نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔ ابھی سینیٹر فوزیہ صاحبہ بھی سوال کریں گی؟ Sorry ایسے نہیں ہو سکتا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میرا منسٹر صاحب سے question یہ ہے کہ یہ جو trend ہے، تکلیف دہ ہے کہ اگر کوئی ممبر question پوچھتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ pertinent نہیں ہے۔ یہ استحقاق ممبر کا ہے کہ وہ جو بھی سوال پوچھے۔ آپ جواب دیں جو آپ کو دینا ہے۔ جو Opposition Senator ہے، ان کی authority پر انہیں بڑا شک ہے۔ منسٹر صاحب

کہتے ہیں کہ ہاں جی سینیٹر علی ظفر صاحب بڑے منجھے ہوئے وکیل ہیں تو کیا آپ کے نہ کہنے سے وہ ایسے نہیں ہوں گے۔ وہ وکیل اور بیرسٹر ہیں۔ آپ State Minister ہیں اور آپ کو Federal Minister سے زیادہ brief بھی کر رہے ہیں اور ہمیں آپ کی قابلیت کا پتا بھی ہے۔ میرا سوال یہ ہے اور میں پوچھوں گا تو کہا جائے گا کہ یہ pertinent نہیں ہے۔ پورے پاکستان میں issues of pensioners میں سے ایک بڑا issue refund of insurance ہے۔ جب ان کی job ہوتی ہے تو یہ ان کی تنخواہ سے کٹتی ہے۔ تقریباً پچھلے چار سال سے یہ مسئلہ ایوان میں پیش ہو رہا ہے، مختلف کمیٹیوں میں بھی آیا ہے اور اس وقت Power Committee میں بھی آیا تھا۔ میرا question یہ ہے کہ وہ pensioners جن کی refund of insurance کا مسئلہ ہے، اس کا status کیا ہے؟ جب ان کی job تھی تو وہ companies جنہوں نے اربوں روپے ان کی تنخواہ سے deduct کیے ہیں، انہیں وہ پیسے کب واپس ملیں گے؟ اس حوالے سے حکومت کی پاس کوئی پالیسی ہے؟ انہوں نے کوئی legal forum بنایا ہے اور اگر بنایا ہے تو کب تک ان کے issues حل ہوں گے۔ وہ غریب لوگ ہیں۔ ان کے پیسے واپس کیے جائیں۔ Insurance کا یہ اصول ہوتا ہے اگر آپ کسی بھی company میں جاتے ہیں تو اس کی maturity کے بعد انہیں refund ملتا ہے۔۔۔

پاکستان میں یہ پہلا کام ہے کہ petitioner کو refund نہیں ملتا۔ کیا اس پر کوئی پالیسی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آگیا۔ جی وزیر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: جناب چیئرمین! بہت سارے سوال ہیں اور اضافی سوال ہیں۔ ظاہر ہے کہ public importance کا یہ issue ہے۔ اس میں سب سے پہلے، جو Civil Servants Pension Rules ہیں وہ 1977 کے ہیں اور وہ specific set of rules ہیں جو پنشن کے تمام معاملات کو regulate کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک manual بھی ہے جو pensioners کے procedure کو تمام issues کے حوالے سے باقاعدہ طور پر outline کرتا ہے۔ جہاں پر یہ بات کی گئی کہ کیا کوئی focal person ہے۔

بالکل،وزارتوں میں Facilitation Desk ہے،ظاہری بات ہے کہ ہم نے اس کوestablish کیا ہےاور ان ہی Civil Servants Pension Rules, 1977 کے تحت ہی وہ کر سکتے ہیں۔اس کے بعدinsuranceکے حوالے سے جو دیگر سوالات ہیں تو میں بالکل اس پرآپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ یہ نیاسوال بنتا ہے کیونکہ insurance کی تفصیلات ابھی میرے پاس موجود نہیں ہیں۔اگر آپ fresh questionڈالیں تو میں آپ کو جواب دینے کا پابند ہوں اور میں بالکل تمام تر تفصیلات آپ کے سامنے رکھوں گا کہ اگر کوئی کٹوتی ہوئی ہے،اگر ان کی کوئی contributions ہیں تو,where it actually stands right now کہاں پر تمام تر معاملہ ہے،اگران کی کوئیcontributions ہیں، وہ کٹی گئی ہیں تواس کا کیا فائدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام چیزیں میں share کرنے کا پابند ہوں لیکن fresh questionڈالیں تاکہ میں وہ تمام تفصیلات متعلقہ محکمے سے لے کرآپ کے سامنے رکھ سکوں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جوmover ہوتا ہےوہ پہلا سوال کرتا ہے،اس کے بعد ضمنی سوالات ہوتے ہیں۔ جو بھی سوال ہوتاہےتومتعلقہ وزیراس کا جواب دینےکاپابند ہوتاہے۔ یہاں پر لکھاہواہےکہ issues of petitioner, یہ ایک ایساissue ہےجوہائی کورٹ تک گیاہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں ایک بات آتی ہےکہ supplementary question within scope ہوناچاہیے۔بس صرف یہ کہتاہوں باقی توبالکل آپ کاحق ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: یہ آپ کو غلط بتارہے ہیں،یہ نیچے جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ابھی شہادت اعوان صاحب نے کہاکہ یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیں،سب نے کہا۔ اپوزیشن کا کوئی سینیٹرہےتونہیں،نہیںfresh question ڈال دیں، یہ غلط ہے، یہ trend نہ ڈالیں۔ آپ ستائیسویں ترمیم کرنے جارہے ہیں،اتنے بڑے بڑے انقلاب لارہے ہیں، تھوڑاسادل توبڑاکریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر :آپ کاpointآگیا۔سوال نمبر۳۵،سینیٹر پونجو بھیل صاحب۔

*Question No. 35 Senator Poonjo: Will the Minister for Water Resources be pleased to state the quantity of

water discharged downstream to Sindh during the last five years, with year-wise break-up?

Mr. Muhammad Mueen Wattoo:

Year-wise break-up of water discharged downstream to Sindh from Taunsa and Panjnad Barrages is as under: -

Million Acre feet (MAF)

Year	Taunsa Barrage D/S	Panjnad Barrage D/S	Total
2020-21	65.95	10.24	76.20
2021-22	54.21	5.51	59.72
2022-23	67.63	6.81	74.44
2023-24	61.32	10.29	71.61
2024-25	69.51	5.06	74.57

Mr. Presiding Officer: Any supplementary question?

Senator Poonjo: Thank you Mr. Chairman. I have received a detailed answer from the concerned department. I have no more supplementary question.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: وزیر صاحب! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال میں کتنا پانی کوٹری بیراج سے discharge ہوا ہے، کتنا ایکڑ فٹ ہونا چاہیے؟ ہمارا پورا صوبہ سندھ بنجر ہو جاتا ہے۔ IRSA Act کے مطابق کوٹری بیراج سے دس ملین ایکڑ فٹ daily basis پر water flow ہونا چاہیے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ کوٹری بیراج سے نیچے پانچ سالوں میں کتنا water flow ہے؟ ہمارا پورا صوبہ سندھ تباہ ہو گیا ہے۔ یہ IRSA Act ہے، قانون ہے۔ مجھے یہ تفصیل

چاہیے کتنی ایکڑفٹ ہے؟IRSA کے مطابق دس ملین ایکڑفٹ ہوناچاہیے۔ ہمارا پورا سندھ waterlog ہو گیا ہے۔ ہماری زراعت تباہ ہو گئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آگیا۔ جی وزیر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: بالکل، انہوں نے اپنے سوال کے ذریعے ایک اہم مسئلے پر روشنی ڈالی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ جتنی بھی تفصیلات ہیں، وہ میں ان کو provide کر دیتا ہوں لیکن ministry obviously concerned department, سے specific details جو آپ کہہ رہے ہیں، وہ لا کر میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے صرف اتنا interject کرنا چاہتا ہوں، ابڑو صاحب میرے لیے بڑے محترم ہیں، دوست ہیں، بھائی ہیں لیکن یہ parliamentary tradition ہے کہ جو subject matter ہے اور جو confined subject matter ہے اس پر تو آپ سوال کرتے ہیں، off the cuff آپ جب بھی generally پوچھیں گے تو جناب! حافظ صرف قرآن پاک کے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہیں، وہ سینوں میں ہوتا ہے۔ کوئی بندہ facts and figures کا حافظ نہیں ہے۔ کون بتا سکتا ہے کہ کتنے لاکھ کیوسک پانی کس نہر میں اس وقت چل رہا ہے۔ اس چیز کو سامنے رکھ کر آپ سوال ڈالیے، سر آنکھوں پر، جواب آئے گا۔ Government is accountable to the august House اور یہی اس کی سب سے بڑی خوبصورتی ہے۔ جناب! باقی ممبرز کے سوالات ہیں، وقت ان کا بھی قیمتی ہوتا ہے تو جناب! آگے لے کر چلیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بٹ صاحب۔

سینیٹر ناصر محمود: جناب! میں ایک چیز دیکھ رہا ہوں آج ابڑو صاحب اور اپوزیشن کے لوگ ہر چیز پر اتنا aggression دکھا رہے ہیں جیسے پتا نہیں ان کے دل میں کوئی اور چیز تھی۔ کوئی بھی سوال آتا ہے تو وہ اس کے لیے ضرور کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ میرے بھائی ہیں، آپ اس ماحول کو ٹھیک کریں۔ ایسی بات نہ کریں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابڑو صاحب! ابھی ان کو سنیں۔آپ بیٹھ جائیں۔بٹ صاحب! اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے توآپ پوچھیں۔

سینیٹر ناصر محمود: میں وہی بات کرلیتاہوں۔ دیکھیں یہ لگے ہوئے ہیں، صبح سے کوئی گولی کھا کر آئے ہیں،ان کاکام ہے کہ ہر سوال پر بول پڑتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابڑو صاحب! میں پوچھ رہاہوں کہ اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے توپوچھ لیں۔میں نےان کو ضمنی سوال کے حوالے سے floor دیاہے۔اگر آپ کا ضمنی سوال نہیں ہے تو مجھے پوچھنے دیں۔ مائیک سارے ساتھی مانگتے ہیں، ہمیں دیناہوتا ہے۔ جب میں نے بٹ صاحب کو مائیک دیاتومیں پوچھ لوں گا۔ابڑو صاحب! پلیز۔جی بٹ صاحب۔

سینیٹر ناصر محمود: میرا سوال ابڑو صاحب کے لیے ہے، میرا یہ سوال ہے کہ میں ایک گھنٹے سے بیٹھاہوں،آرام سے بیٹھاہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر ضمنی سوال ہے۔

سینیٹر ناصر محمود: یہی میرا ضمنی سوال ہے۔ ان کا رویہ دیکھیں۔ بات تو کرنے دیں۔ ایک منٹ آپ نے میری بات نہیں سنی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہم اس ایوان کے تقدس کاخیال رکھیں۔ سوال نمبر۳۶، سینیٹر پونجو بھیل صاحب۔

*Question No. 36 Senator Poonjo:Will the Minister for Water Resources be pleased to state the details of schemes for construction of small ponds and small dams launched by the Government in Tharparker, Sindh during the last five years indicating also the location, amount allocated, storage capacity and present status of each of the same?

Mr. Muhammad Mueen Wattoo:

During the last five years, a total of sixteen (16) small dam schemes has been launched in Tharparkar, Sindh under the Public Sector Development Programme (PSDP), at an estimated cost of Rs. 3,709.956 million. These projects collectively add approximately 128,600 acre-feet of water storage capacity and facilitate irrigation of 21,288 acres of land.

In addition, the Provincial Government of Sindh, under the Annual Development Programme (ADP), has completed two (2) small dam schemes, providing 2,000 acre-feet of storage capacity and irrigation of 3,860 acres of land. The Provincial Government, under ADP, has also initiated nine (9) schemes for the construction of small ponds/terrains to provide drinking water to local communities.

A summarized position of these schemes is given below. Scheme-wise details are at **Annex-A**.

Status of schemes under Federal PSDP					
Description	No.of Schemes	Cost (Rs in Mln)	Storage Capacity (Acre-Feet)	CCA (Acre)	Remarks
Small dams	10	1,736.409	8,600	17.458	Completed
Small dams	06	1973.547	120,000	3,830	Ongoing
Sub-Total	16	3,709.956	128,600	21,288	
Status of schemes under Provincial ADP					
Small dams	02	303.520	2,000	3.860	Completed
Ponds/Tarraies	09	499.970	Drinking purpose	-	Ongoing
Sub-Total	11	803.490	2,000	3,860	
Total	27	4,513.446	130,600	25,148	

Annex-A

S No.	Name of Dam	Location	Cost in million	Reservoir Capacity (MAF)	Area benefit (Acres)	Status
01	Construction of Small Storage Dams/Delay Action Dams, Retention Weirs and I.S.S.O Barriers in Sindh (Multiple Districts), Components-VIII Construction of 06 Nos. Small Dams Namely Jhinjhasar, Chanida, Rinmalasar, Adhigham, lajar Khadio, and Koowaqra Dams in Nagarparkar Area (Thar Region) (PSDP scheme)					
i.	Jhinjhasar	Tharparkar/ Nagarparkar	731.180	0.0004	2,900	Completed
ii	Chanida Dam	-do-		0.002	2,900	Completed
iii	Rinmalasar Dam	-do-		0.001	761	Completed
iv	Adhigham Dam	-do-		0.002	2,372	Completed
v	Lakar Khadio Dam	-do-		0.001	2,865	Completed
vi	Koowara Dam	-do-		0.0003	2,700	Completed
	Total			0.0067 Say 6,700 AF	14,498	
02.	Construction of Small Storage Dams/Delay Action Dams, Retention weirs and I.S.S.O Barriers in Sindh (Multiple Districts), Components-XVI Construction of 04 Nos. Small Dams namely Madan Wah, Wadhari Nadi, Gadro, and Laghhiri Jo Wandio Dams in Nagarparkar Area (Thar Region) (PSDP scheme)					
i	Madan Dam	-do-	1,005.229	0.0002	690	Completed
ii	Wadhiri Dam	-do-		0.0004	740	Completed
iii	Gadro Dam	-do-		0.0002	250	Completed
iv	Laghiri Jo Dam	-do-		0.0011	1280	Completed
	Total			0.0019 Say 1,900 AF	2,960	
03	Construction of 02 Nos. Small Recharge Dams Namely Mivo Dam and Mani Jo Wando Dam in Nagarparkar area (Thar Region) (ADP Scheme)					
i	Mao Dam	-do-	303.520	0.001	2, 200	Completed
ii	Wandio	-do-		0.001	1,660	Completed
	Total			0.002 Say 2,000 AF	3,860	
04.	Construction of 06 Nos. Small Dams Namely Densi Koondal, Kambo Wah, Khairpora, Bantari, Moor, and Nadi Jo Wandio dams in Nagarparkar Area (Thar Region) (PSDP Scheme)					
i	Densi Koondal	-do-	1,973.547	0.02	640	On-going
ii	Kambo wah	-do-		0.01	645	On-going
iii	Khairpora	-do-		0.02	645	On-going
iv	Bantari	-do-		0.02	650	On-going
v	Moor	-do-		0.03	450	On-going
vi	Nadi Jo Wandio	-do-		0.02	800	On-going
	Total		1,973.547	0.12 Say 120,000 AF	3,830	
	PONDS / TARRAIES					
S.No.	**Name of Pond / Tarries**	**Location**	**Cost**	**Reservoir Capacity**	**Area benefit**	**Status**
05.	Construction of 09 Nos. Tarraies Namely Saeedo Rind, Mubarak Rind, Kagio, Manjhay, Chawar, Parno, Tobo, Chapper Uddin Shah and Khutkhari Tarraies in Taluka Chacharo Tharparkar Area (Thar Region) (ADP Scheme)					
i	Saeedo Rind Tarraie	Tharparkar / Chachro	499.970	Drinking Purpose		Ongoing
ii	Mubarak Rind Tarraries	-do-				
iii	Kagio Tarraie	-do-				
iv	Manjhay Tarraie	-do-				
v	Chawar Tarraie	-do-				
vi	Parno Tarraie	-do-				
vii	Tobo Tarraie	-do-				
viii	Chapper Uddin Shah	-do-				
ix	Khutkhari Tarraie	-do-				

Summary:

- **Total Schemes:** 27
- **Total Cost:** Rs. 4,513.446 million
- **Total Storage Capacity:** 130,600 acre-feet
- **Total Irrigated Area (CCA):** 25,148 acres

Mr.Presiding Officer: Any supplementary question?

سینیٹر پونجو: جناب! مجھے یہ جو detail دی گئی ہے کہ پانچ سالوں میں تھر پارکر میں جو small dams بنے ہیں۔ جناب! House کو تو in order کریں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو دس ڈیم بنے ہیں۔ وہ dams کس نام پر ہیں اور کن کن جگھوں پر ہیں؟ Kindly اس کا supplementary reply دیا جائے۔

بیرسٹر عقیل ملک (وزیرِ مملکت برائے قانون و انصاف): جو honourable سینیٹر صاحب کا سوال ہے، اس میں بالکل 16 dams کی تمام تر تفصیلات ہم نے Annexure-A میں دے دی ہیں اور اس کے ساتھ وہ تمام dams جن کے نام small dams کے حوالے سے ہم نے serial number 1 پر لکھے ہیں Annexure میں جو جواب ہم نے دیا ہے، اس پر واضح طور پر ان کی locations بھی ہیں، ان کی capacity بھی ہے، ان کی cost بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا status کیا ہے کہ کیا وہ ongoing ہیں یا completed ہیں۔ یہ تمام تفصیل Annexure-A میں درج ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب وہ بھی میرا خیال ہے، بالکل آپ کو موقع دیں گے۔ جی پونجو بھیل صاحب۔

سینیٹر پونجو: کہ جو mover ہے وہ کتنے questions put کر سکتا ہے؟ Supplementary total questions کتنے ہوتے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ ایک mover آئے اور ہر سوال پر question put کرتا رہے، تو میرے خیال میں اس کی practice محدود ہونی چاہیے ۔ جو detail دی گئی ہے کہ Densi Kundal Dam پر کتنا area irrigated ہو رہا ہے؟ کیا یہ تفصیل بتا سکتے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: وزیر صاحب توجہ تو دیں، میرا آپ سے یہ question ہے کہ تھرپارکر میں اتنے چھوٹے بڑے dams بنے ہیں اور جس میں کہا گیا ہے کہ مجموعی طور پر تقریباً ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چھ سو acre feet پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔ تو کیا وزیر صاحب آپ کو زمینی حقیقت کا علم ہے کہ ابھی تک وہاں پر پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے؟ تھرپارکر ایک ضلع ہے۔ Dam complete ہونے کے بعد کیا ایسا تو نہیں کہ جہاں dam بنائے گئے ہیں وہاں پانی کا نام و نشان ہی نہیں، صرف ایک کھڈا کھودا گیا ہے؟ please اس پر respond کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: درانی صاحب، آپ کا بھی اسی سے related ہے؟ تو یہ جواب لے لیں، اس کے بعد آپ کو دے دوں۔ .please Sir

سینیٹر شاہ زیب درانی: آپ کہیں پر بھی لا سکتے ہیں، یہ actually rules ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قادر صاحب. please

سینیٹر شاہ زیب درانی: جناب چیئرمین صاحب، یہ میرے ہاتھ میں ہے یہ Senate of Pakistan Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 اور ہم سب اسی کے ماتحت ہیں۔ اسی کتاب کے تحت ہم نے یہ House چلانا ہے، by the book we have to be, we cannot go out of this book. So actually, یہاں پر Rule No. 57 کہتا ہے، جو میں پڑھ رہا ہوں،

When a question has been answered, any member may ask such supplementary questions as may be necessary for the elucidation of the answer. For the elucidation of the answer, you cannot go out. But the chairman shall disallow, the chairman shall disallow any supplementary question which, in his opinion, either infringes upon any provision of these rules relating to the subject matter and admissibility of the questions or is irrelevant or is beyond the scope of the questions or does not arise out of the answers given and it is written below, provided

further that the supplementary question shall be short and precise and shall not be in the form of a speech.

یہاں لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں، ایک تو وہ irrelevant questions ہوتے ہیں، beyond the scope ہوتے ہیں، اور اس کے بعد ہم انہیں تقاریر کی صورت میں پیش کر رہے ہوتے ہیں، جبکہ باقی معزز ممبران جو یہاں بیٹھے ہیں ان کے سوالات رہ جاتے ہیں۔ ہم نے ہر دفعہ یہ practice دیکھی ہے۔ تو براہ مہربانی چیئرمین صاحب، اس House کو rules کے تحت چلانا چاہیے۔ تین questions ہیں،

It should be short, it should be precise, and it should be concerned related to the question. Out of box, out of scope, irrelevant questions should not be allowed. Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔ Mic on کر دیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: Mic on کر دیں۔ I don't know what's wrong. What's wrong over there میں نظر نہیں آتی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Mic on ہے، آپ کے ساتھی آپ کو موقع دیں تو میں آپ کو دے دیتا ہوں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: اس میں یہ ہے کہ انہوں نے one part پڑھا ہے، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ Provided further that a supplementary question shall be short and precise and shall not be in the form of a speech. Fine, but it does not say کہ اگر کوئی ایک بات کرتا ہے تو یہاں پر ہمارے treasury benches والے بڑے آرام سے کہہ رہے ہیں کہ اس بندے کو نکالیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ supplementary question پر آئیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی یہ میرا supplementary نہیں میرا calling attention ہے، کیوں انہوں نے اس طرح کی بات ہمارے honourable Senator کو کی۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ آپ کا supplementary ہے؟

سینیٹر فوزیہ ارشد: کیونکہ انہوں نے اس طرح کہا ہے کہ اگر وہ بات کر رہے ہیں تو انہیں باہر کر دیں، کیوں؟ ایسا کیوں کہا انہوں نے؟ اور آپ نے ان کی بات کو کیوں نہیں address کیا؟ how can he use such a thing? کیوں انہوں نے individual اور اس کا۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ جو mover کا ضمنی سوال تھا وہ مجھے سمجھ ہی نہیں آیا amidst all of this chaotic situation تو یہاں پر کم از کم ہم جواب دینے کے لیے آئے ہیں، ہمیں کم از کم clarity کے ساتھ آپ کا جو سوال تھا۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سینیٹر صاحب آپ اپنا supplementary دوبارہ بول دیں۔

سینیٹر پونجو: شور زیادہ تھا، اس لیے بات سمجھ نہیں سکے۔ لیکن میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ چار نمبر پر ہمارا ہے ,Densi Kundal Dam اس پر میرا یہ سوال تھا کہ total کتنی زمین irrigate ہو رہی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: اس میں already ہم نے Annexure-A درج کیا ہے، جس کا فائدہ کونڈل ڈیم کے 640 acres پر ہے۔ ان کا جو سوال تھا اس کی information اسی پر درج ہے۔ اس کے علاوہ جو overall یہ ADP اور PSDP کے through schemes جو ہیں، اور ان کی schemes total 27 number ہے۔ ان کی total cost 4513.446 Millions ہے۔ ان کی total storage capacity 130600 acre feet ہے، اور total irrigated area 25148 acre ہے۔ تو یہ تمام details ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! مجھے کوئی speech کرنے کا شوق نہیں ہے۔ کافی دوستوں کو تکلیف اور دکھ ہوتا ہے، اگر کوئی سوال پوچھتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابڑو صاحب please, آپ supplementary پر آ جائیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: وہاں بیٹھ کر آپ نے لوگوں کو یہ بتایا کہ ابڑو speech کر رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں سب کو موقع دے رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تمام دوستوں کو موقع ملے۔آپ supplementary کر لیں، باقی questions بھی ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: آدھا منٹ، آپ کے تین officers بیٹھے ہیں، ان کو کہیں کہ آپ کو قانون پڑھ کے بتائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے قانون کا پتا ہے۔ابڑو صاحب بات سنیں مجھے قانون کا پتا ہے کہ جب آپ کا question آتا ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: یہ کون بتائے گا کہ جب آپ کی کوئی چیز speech ہے یا سوال ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ابڑو صاحب موقع دیں، میں پڑھ دیتا ہوں، آپ نے سوال پوچھا ہے، میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔آپ کو دوبارہ floor دیتا ہوں، ذرا وزیر صاحب جواب دے دیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں پڑھ دیتا ہوں تاکہ سب کی آسانی ہو جائے گی۔ Rule 57 ابڑو صاحب آپ deals with Supplementary Question its reads, کی When a question has been answered, any member may ask such supplementary question as may be necessary for elucidation of the answer 1, but the Chairman shall disallow any supplementary question which in his opinion, either infringes any provision of these rules کہ آپ relating to subject matter and invisibility of question

نے رہنا ہے اسی کے بیچ میں، Or is irrelevant وہ بھی disallow کریں گے، or is beyond the scope of question جو پوچھا گیا ہے، or does not arise out of the answer given کہ جو جواب دیا گیا وہ اس سے باہر چلا گیا proviso ہے اس کا، provided that not more than three supplementary questions shall be asked in respect of any question آگے چلتے ہیں۔ provided further that a supplementary question shall be short, precise and shall not be in form of a speech. جناب! میری استدعا ہے کہ یہ بہت بڑا موقر ایوان ہے اور ہم نے یہیں آ کر سیکھا ہے۔ میں پہلے دن جب آ کر وہاں بیٹھا تھا تو میں محترمہ شیری رحمان صاحبہ سے پڑھنے کے باوجود پہلے check کرتا تھا کہ کیا یہ بات کی جا سکتی ہے۔ کوئی حرج نہیں ہوتا، ہم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔

ابڑو صاحب بڑے senior member ہیں اور میرے لیے قابل احترام ہیں۔ بٹ صاحب نے بھی بات کی۔ جناب! اگر ایک جگہ سے غلط ہو رہا ہے تو دوسری جگہ سے غلط نہیں ہونا چاہیے۔ یہ آپ کا prerogative ہے، Chair is the custodian of the House. آپ allow کریں یا نہ allow کریں، جناب! یہ میرا استحقاق نہیں ہے کہ میں کہوں کہ جی یہ کیوں نہیں ہے یا میں نے یہاں speech کرنی ہے یا میں یہ بات کروں گا۔ جناب! ایوان ایسے نہیں چلتے۔ آپ کی یہ live transmission جاتی ہے اور ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ یہ چھوٹی سی provision ہے جو 40-45 سیکنڈ میں پڑھ دی ہے۔ صرف یہ ہے کہ جب ہم oath لیتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ میں ایوان کا تقدس برقرار رکھوں گا، آئین اور ان rules کے تابع چلوں گا۔ تو وہ لازم آپ پر بھی، وہ لازم مجھ پر بھی ہے اور آپ سب پر بھی ہے۔ اس میں opposition یا treasury کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ Aisle کے دونوں جانب یہ کتاب ہمیں مقدس ہے کیونکہ یہ ہم نے خود بنائی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنا supplementary سوال کریں، منسٹر صاحب جواب دے دیں گے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو : میرا supplementary سوال یہ ہے کہ جو نمبر چار پر چھ ڈیم ہیں، جو PSDP کے تحت بنے ہیں، یہ scheme کس سال میں start ہوئی تھی؟ اس کی cost million 1,973 تو لکھی ہوئی ہے اور یہاں column میں لکھا ہوا ہے کہ Ongoing. یہ start کب سے ہوئی تھی، اس کا completion time کیا تھا اور کب complete ہو گی؟ باقی ابڑو سے جان چھڑانے کے لیے آپ ایک کام کریں کہ یہاں آپ ایک ruling دے دیں کہ کوئی سوال یا question دس الفاظ سے زیادہ نہیں ہوگا تاکہ سب اُس کی پابندی کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آ گیا ہے پلیز۔ جی منسٹر صاحب۔

بیرسٹر عقیل ملک: Honourable minister نے بالکل rightly point out کیا ہے اور اس کی جو تفصیل ہے وہ ہم ان کو in-writing provide کر دیتے ہیں کیونکہ جو تفصیل آ سکتی تھی اور جتنا possible تھا وہ ہم نے جواب میں لکھ دیا ہے۔ جو انہوں نے further details request کیں ہیں وہ ہم ان کو بالکل دے دیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بٹ صاحب پلیز! آپ بیٹھ جائیں۔ سوال نمبر 37, جناب! یہ مجھے last question لینے دیں، اُس کے بعد بالکل آپ کو موقع دیں گے۔ Question No.37, سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

*Question No. 37 Senator Syed Ali Zafar:Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the details of fund allocated and utilized under Access to Justice programme for provinces and ICT during the last 3 years with province wise breakup?

Senator Azam Nazeer Tarar:

No funds have been allocated and utilized under Access to Justice Program (AJP) for provinces and ICT during the last 3 years as AJP was launched in 2001 by the Government of Pakistan with an ADB loan and closed on 30th June, 2018. AJP was launched to strengthen judicial, legislative, police, and administrative reforms. It comprised a Technical Assistance Loan and a Programme Loan, split into a Federal share and a Provincial share. Under the Federal Programme, interventions like construction of buildings of courts/tribunals, capacity building, legal education, fiscal and police reforms were carried out. Under the Provincial Programme, 634 schemes across provinces were completed. The execution period of the project was extended and finally, ECNEC in April 2018, decided to close the project, and the project stood closed on 30th June, 2018.

In accordance with mandate under Rules of Business, 1973, Ministry of Law and Justice is executing Projects under Public Sector Development Programme (PSDP) to fulfil the development needs of Ministry of Law and Justice and allied organizations in line with National and International Obligations. The PSDP of Ministry of Law and Justice is aligned with Pakistan's commitments under UN 2030 agenda especially under Sustainable Development Goals (SDGs). The projects in the PSDP are envisaged to achieve SDGs specifically Goal 16: Peace, Justice and Strong Institutions to speedup judicial dispensation and provide access to justice for all. Projects also support E-Pakistan initiatives by promoting Digital transformation and E-Governance. In PSDP 2025-26, an amount of Rs 1,912.481 million has been allocated for 10 Projects relating to Infrastructure, ICT, and Governance Sector. Moreover, an amount of Rs 2,979 million has been utilized during last 3 years (from FY 2022-23 to 2024-25) under the Federal PSDP of Ministry of Law and Justice.

The Ministry of Human Rights is committed to addressing the challenges faced by Pakistan's ageing population and to advancing the welfare of senior citizens, including through the establishment of dedicated facilities in Islamabad.

In this regard, a PC-I titled "Construction of Senior Citizen Home (Dar-ul-Shafqat) in Islamabad" was approved by the Departmental Development Working Party (DDWP) in its meeting held on 28th March 2024, at a total cost of Rs. 465.622 million. The facility was initially designed to accommodate 30 residents, with the capacity to expand to 50 in the future. The project aims to provide free accommodation, food, clothing, healthcare, and recreational opportunities, thereby ensuring a safe and dignified shelter for homeless and vulnerable senior citizens. The initiative is also intended to promote social interaction, reduce isolation, and ensure compassionate care, in line with the Senior Citizens Act, 2021, which mandates the establishment of such facilities.

However, no funds were allocated for the project under PSDP 2024-25 and 2025-26 by Ministry of Planning, Development and Special Initiatives due to paucity of funds.

Furthermore, several organizations have established facilities for senior citizens in Islamabad. Pakistan Bait-ul-Mal has set up a shelter home in Islamabad. Moreover, Binte Fatima Foundation provides shelter for elderly women in Islamabad, and Pakistan Sweet Home also extends shelter and care services to the senior citizens in Islamabad.

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئر مین! Access to Justice ایک بنیادی حق ہے جو کہ Article 4, 9 and 10A جس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں، access to justice اُس کا ایک حصہ ہے۔ سوال میرا یہ تھا کہ پچھلے تین سالوں میں کون سے funds اور کون سے projects ایسے ہیں جن کا Access to Justice سے تعلق ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ

access to justice ایک fundamental right ہے اور اتنا بڑا fundamental right ہے کہ اُس کے بغیر کوئی بھی معاشرہ آگے ترقی نہیں کر سکتا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ پچھلے تین سالوں میں اس حکومت نے access to justice پر کوئی بھی خرچہ نہیں کیا اور کوئی funds بھی access to justice کے لیے استعمال نہیں کیے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہت بڑا خلا اور gap ہے جو حکومت چھوڑ رہی ہے۔ آگے پیچھے آئینی عدالتیں اور آئینی benches بنانے میں تو دو یا تین دن لگتے ہیں لیکن جب access to justice کی بات ہوتی ہے تو پچھلے تین سالوں میں کوئی بھی funds نہیں لگائے گئے ہیں۔

تو میرا supplementary سوال یہ ہے کہ آگے آنے والے تین سالوں میں کوئی ایسے funds ہیں جو access to justice کے لیے allocate کیے گئے ہوں۔ میں جواب میں کوئی future میں مختلف buildings بنانے کی بات نہیں سننا چاہتا یا یہ بھی نہیں سننا چاہتا کہ کس جگہ پر infrastructure بنایا گیا، میں simply یہ سننا چاہتا ہوں کہ access to justice, جس میں تین چیزیں ہیں جو ہر ایک کو پتا ہیں اور مجھے repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اُن تین چیزوں پر کیا کام ہونے جا رہا ہے؟ یہ میرا supplementary سوال ہے اور یہ بالکل rules کے مطابق سوال ہے۔ امید ہے کہ اس کا جواب دیا جائے گا

Rules کے بارے میں ایک اور بات کرتا چلوں کہ ابھی rules پڑھے جا رہے تھے تو جناب! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ ہر سینیٹر کا سوال پوچھنے کا اپنا انداز ہوتا ہے اور جو Chair ہوتا ہے، وہ اُس کا فیصلہ ہوتا ہے کہ یہ سوال جو supplementary ہو رہا ہے یہ اُس سوال کی مد میں ہے یا یہ کوئی اور بات ہے جو کہ اُس سوال سے باہر ہے اور ruling ultimately Chair کی ہوتی ہے لیکن اُس میں آپ ایک standard rule نہیں بنا سکتے۔ Rules دروازے کھولنے کے لیے ہوتے ہیں، rules دروازے بند کرنے کے لیے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کا مختلف style ہے۔ کوئی اونچی آواز میں بولتا ہے، کوئی زیادہ forcefully بولتا ہے اور کوئی شاید میری طرح بولتا ہو لیکن as long as اگر سوال relevant ہے تو Chair normally related view دیتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی. thank you آپ کا point آ گیا ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بہت شکریہ۔ یہ سینیٹر علی ظفر کا relevant question ہے اور چونکہ ہم دونوں کا تعلق اس پیشے سے ہے۔ اس کا جواب precisely تھا کہ 2001 میں Asian Development Bank کے تعاون سے ایک 'Access to Justice Programme' launch ہوا تھا جس میں ہم خود contribute کرتے تھے، rupee cover ہمارا تھا۔ وہ 2018 تک چلا۔ تو اُس particular programme کو 2018 میں بند کر دیا گیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو on our own development ہے وہ ہم نے بند کر دی ہے۔ تو اُس کے لیے کچھ تفصیلات میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اب۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر پلوشہ صاحبہ! پلیز آپ اپنی seat پر جائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں صرف ایک منٹ لوں گا، ہم نے پچھلے چند سالوں میں، خاص طور پر 2022 میں جب میں نے یہ قلم دان سنبھالا اور بیچ میں caretaker time کا آٹھ ماہ کا وقفہ تھا اور اب والا ڈیڑھ سال یا سولہ ماہ بھی کر لیں تو اِس میں ہم نے کیا کچھ کیا ہے، میں وہ عرض کر دیتا ہوں۔ ہم نے جو عمارتیں یا buildings ICT میں بنائی ہیں، ہم انہیں claim نہیں کریں گے اور اُس کے بغیر ظاہر ہے کہ گزارا نہیں ہوتا۔ تو Lawyers Facilitation Center کا تقریباً 80% کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ سنٹر جو نئی District Courts بنی ہیں، اُن سے چار سو گز کی مسافت پر ساڑھے تین ایکڑ پر بن رہا ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے اندر جو complex ہے، جس میں Bar related وہاں libraries ہیں، وہاں پر Bar rooms ہیں، وہاں پر consultation rooms ہیں، وہاں پر دیگر facilities بھی ہیں، Law officers کے rooms ہیں۔ جناب! وہ دو projects ہیں جن کی تقریباً لگ بھگ مالیت چار سے پانچ ارب ہے۔ وہ on-going projects ہیں۔ دونوں ان شاء اللہ اِسی سال کے اختتام تک functional ہوں گے۔

جناب! ہم نے کچھ اور کام کیے ہیں جیسے کہ International Mediation and Arbitration Center (IMAC) domestically الحمدللہ launch ہو گیا ہے۔ وہ ہمارا ایک project ہے جو trainings بھی دے رہا ہے، جس نے بلوچستان، خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ میں جا کر وہاں کے Bar Councils اور وہاں کی Judicial Academies کے ذریعے Judges and lawyers کو training دی ہے۔ ہم اسلام آباد میں بھی اُس کی activity کرتے ہیں۔ Even اس ایوان کے معزز ممبران نے وہاں پر international experts سے training لی ہے۔

جناب! ہم نے ایک app 'The Pakistan Court' introduce کروائی ہے۔ اب ہم یہ بات دعوے سے کرتے ہیں کہ جتنے federal laws ہیں، آپ وہ Apple پر یا android پر download کریں۔ آپ year wise, subject wise nomenclature wise اُس کو access کر سکتے ہیں۔ وہ سارا کچھ watermarked ہے۔ اُس کی authenticity کو Ministry of Law and Justice guarantee کرتی ہے and you can have a print as well. جناب! وہ app اب پاکستان میں لاکھوں لوگ، جن میں lawyers اور دیگر allied لوگ بھی شامل ہیں، وہ استعمال کر رہے ہیں۔

جناب! case management ایک بہت بڑا issue تھا۔ ہم نے UNDP کے ساتھ مل کر جس میں Canadian government ہماری partner تھی، ہم نے CAMS کے نام سے ایک project successfully complete کیا ہے۔ یہ Case Assignment and Management System ہے جو بتاتا ہے کہ اس وقت federal government کے حوالے سے کتنے مقدمات کس کس عدالت میں کس کس stage پر pending ہیں۔ ہر litigation officer اور court staff کی وہ ذمہ داری ہے کہ وہ case جب ہو جاتا ہے تو system میں جا کر feed کر دیتا ہے۔ اگر علی ظفر صاحب private party کی طرف سے ہیں اور دوسری طرف وفاقِ پاکستان ہے تو CAMS آپ کو بتا

رہا ہو گا کہ اس case میں چھ پیشیاں ہوئی ہیں، stay ہے یا vacate ہو چکا ہے اور ابھی اس کی کیا stage ہے۔

جناب! ICT کی جو ساری libraries ہیں، وہ ہم نے e-libraries میں convert کر دی ہیں۔ جناب! Bars جو ہیں، وہ فراہمی انصاف کے لیے ایک جڑا ہوا حصہ ہے۔ Access to justice کے لیے آپ کو جو ایک fundamental support ملتی ہے وہ lawyers کے ذریعے دی جاتی ہے۔ ان کی ایک organized activity ہے ہم سب کو معلوم ہے جن کو Bar Councils اور Bar Associations کہتے ہیں۔ ان کی capacity building کے لیے ان کی female lawyers کے لیے جو Libraries day care centres ہیں ان کے بیٹھنے کی آسان اور سہولت والی جگہ ہے۔ جناب چیئرمین! وفاقی حکومت دس کروڑ سے بارہ کروڑ allocate کرتی تھی۔ 2022 میں نے پہلی مرتبہ آ کر Bar Council Practitioners Act جو mandate کے section 57 ہے اُس کے تحت وہ amount وزیراعظم صاحب نے اور کابینہ نے پچاس کروڑ کی۔ اگلے سال ساٹھ کروڑ کی، اس برس ستر کروڑ ہے اور across the Pakistan میں نے اس کی ساری details جو ہماری National Judicial Policy Making Body ہے سپریم کورٹ آف پاکستان میں جس کے سربراہ Chief Justice پاکستان ہیں اور پانچوں High Courts کے Chief Justices اُس کے ممبران ہیں وہاں پر provide کی ہے۔

جناب والا! بلوچستان میں میرے معزز ممبران بھی یہاں پر بیٹھے ہیں، سندھ interior کی ہوں یا far-flung بلوچستان کی میری کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہر جگہ پر پہنچے۔ اُس میں ہماری priority ہے کہ ان کی libraries کو computerize کرنا ہے اور دیگر training کی سہولتیں ہیں ان کے لیے ان کو آسانیاں میسر کرنا ہے۔ چوتھی چیز جو ابھی in process ہے وہ جو total records ہیں lawyers کے courts کے ساتھ connected ان کی digitization ہے۔ ہم نے خیبر پختونخوا میں شروع کر دی ہے۔ اُس کے لیے چھ کروڑ کی initial approval تھی وہ انھیں release کر دی ہے۔ اس میں سے 80% amount

جو دیگر خرچ آئے گا، صوبائی حکومت اس میں contributory نہیں تھی کر رہی وہ ہم خود کر رہے ہیں۔

جناب والا! پہلا صوبہ ہوگا جو کہ پوری طرح digital ہوگا Bar Councils اور Bar Associations courts کے ساتھ connected ہوں گے۔ یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے projects ہیں جو کہ ہم کر رہے ہوتے ہیں انصاف کی فراہمی، آئین کے mandate کے تحت ہماری ذمہ داری ہے۔ جو آپ کے سوال سے ایک ابہام تھا کہ Access to Justice میں تین سال سے کچھ نہیں ہوا اور آئندہ بھی کچھ نہیں ہوا وہ اُس particular programme کا نام تھا جو ایک خاص period کے لیے تھا۔ اس میں پانچ سال extension ہوئی۔ جب وہ بھی ختم ہو گئی تو وہ کیونکہ funded programme تھا۔ وہ Asian Development Bank کا soft loan تھا۔ اب ہم اپنی گرہ سے کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ العزیز یہ چراغ جلتے جائیں گے۔ آپ کو جو میں نے کہا ہے کہ ہم نے digitization پر زیادہ توجہ دی ہے۔ ہم نے لوگوں کی capacity building پر توجہ دی ہے officers, lawyers and professionals کو train کرنے کے لیے کیونکہ حضرت اقبال نے وہ دریا کو کوزے میں بند کیا ہے کہ:

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خِشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

جناب والا! ہم buildings نہیں، ہم ذہن سازی کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دنیش کمار صاحب کوئی ضمنی سوال؟

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Mic on کر دیں۔

سینیٹر سید علی ظفر: Access to Justice کا مطلب یہ ہے کہ آپ کس طرح عام انسان کو ایک طرح سے انصاف تک پہنچنے کا وسیلہ دے رہے ہیں۔ ایک آپ ذریعہ دے رہے ہیں۔ اس کو آسان بنا رہے ہیں۔ یہ جو چیزیں ہیں کہ آپ library بنا دیں، lawyers کو پیسے دے دیں۔ یہ ساری ضروری ہیں لیکن Access to Justice کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ مجھے لگتا یہ ہے

for the record اگرچہ اس کے اُوپر میرا کوئی supplementary سوال تو نہیں ہے۔ لیکن for the record میں کہنا چاہوں گا کہ جو وزیر صاحب نے چیزیں فرمائی وہ کوئی بھی ایسی نہیں ہیں جو Access to Justice کو بہتر کر رہی ہوں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ for the record ابھی تک پچھلے تین سال اور future میں بھی کوئی Access to Justice کے اوپر programme نہیں آ رہا۔ یہ میرا point of view ہے جو میں record پر رکھنا چاہوں گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Justice authority جو اِن کے دور میں پرانا idea تھا۔ ان کے دور میں legislation ہوئی لیکن وہ بند تھی۔ اس کو revive کیا ہے۔ اُس کی appointments ہوئی ہیں۔اب وہ ملک کی مختلف جیلوں کے ساتھ connect ہو کر free legal aid کی facility جو ہے وہ Federal Government کے platform سے جائے گی اور اس کے لیے کروڑوں کے funds جو ہیں ان شاء اللہ العزیز available ہیں۔ ہم نے کام شروع کر دیا ہے، عقیل ملک صاحب focal person ہیں۔ میں floor of the House پر بات کہہ رہا ہوں کہ جہاں کہیں کسی دوست کو یہ محسوس ہو کہ اس علاقے میں بھی جو local prison ہیں، اس کے ساتھ connect کیا جائے۔صوبائی حکومتوں کو on board لے کر یہ service بھی ہم provide کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: جی، منسٹر صاحب۔ حقیقت میں بتائیں ویسے میں بھی آپ کے جواب سے یہ سمجھا تھا کہ 2018 میں یہ جو یہاں جواب لکھا کہ 2018 میں یہ programme ختم کیا گیا، مگر شکر ہے کہ آپ نے وضاحت کر دی کہ یہ programme ختم نہیں ہوا، ایک جو Asian Development Bank کا fund تھا۔ جناب والا! اب میرا ایک question بنتا ہے اسی سے کوئی نیا question نہیں ہے کہ انیس سال تک یہ ایک soft loan تھا۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ یہ کتنے اربوں کا تھا، کروڑوں کا تھا اور اِس کی واپسی کا کیا طریقہ کار ہے؟ پلیز یہ بتائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب، اگر سینیٹر بلال احمد خان صاحب کا سوال لے لیں تا کہ ایک ہی مرتبہ سوال کا آپ reply کر دیں۔اس کے بعد wind up کر لیتے ہیں۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا سوال معزز منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ جیسے انہوں نے کہا کہ capacity building کے حوالے سے ہم اپنی government کے تحت اب مزید کام کر رہے ہیں تو میرا سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ ہمارے fresh judicial magistrates, civil judges and additional session judges جن کو direct وکلا سے exam دے کر لیا جاتا ہے ان کی appointment سے پہلے training کا کوئی طریقہ کار ہے؟ کہ ان کو باقاعدہ جس طرح judicial academy بنی ہوئی ہے، اُس academy میں اپنے اس منصب کے لیے باقاعدہ ان کو training دی جاتی ہے یا پھر جیسے ان کی appointment ہوتی ہے، very next day یہ لوگ کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں اور cases سننا شروع کر دیتے ہیں؟ ایسا ان کا کوئی plan ہے؟ اگر ہے تو بتائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آ گیا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سینیٹر دنیش کمار صاحب ہمیشہ بڑے پتے کی بات پوچھتے ہیں۔ یہ soft loan ہی تھا، بہت subsidized تھا، اس میں grants بھی تھی اور ہمارا rupee cover بھی تھا۔ یہ چاروں صوبوں میں execute کیا گیا تھا۔ اس کی execution authorities جو ہیں وہاں پر وہ صوبائی حکومتیں اور مقامی High Courts تھیں۔ انہوں نے مختلف مدوں میں اور اس میں جو زیادہ کام ہوا وہ جو judicial complexes ہیں اُن کی حالت بڑی خراب تھی۔ انہیں شہروں سے باہر نکال کر اس کے علاوہ اسی میں video link کی صورتیں دی گئی۔

جناب والا! ہم نے بھی ابھی recently اٹھارہ جیلوں کو video link کے ساتھ Federal Courts کو بلوچستان سے لے کر خیبر پختونخوا تک connect کیا ہے۔ ظاہر ہے کوئی ڈیڑھ دو billion dollar ہے as far as I recall لیکن میں تکّے بازی نہیں کروں گا، میں آپ کو amount ابھی پہنچا دوں گا۔ جو بلال مندوخیل صاحب نے کہا یہ اُس کے بارے میں ہے کہ چاروں صوبوں میں اب ماسوائے خیبر پختونخوا کے جو Provincial Judicial Academies ہیں اُن کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ پنجاب، اسلام آباد اور سندھ کی تو پوری طرح functional ہیں۔ وہاں پر جو نئے recruit ہوتے ہیں یعنی appoint ہوتے ہیں

بذریعہ Public Service Commission and High Courts کا اپنا ایک mechanism ہے۔اس میں مختلف جگہ پر مختلف models ہیں۔

ان کی تربیت کا انتظام ہے اور نہ صرف یہ کہ appointment سے پہلے بلکہ جہاں تک میرا اپنا experience ہے پنجاب میں ساتھ ساتھ ہر دو سال اور تین سال کے بعد ان کے جو refresher programmes ہیں، sessions level پر اور civil judges کے level پر وہ بھی جاری ہوتے ہیں۔ یہ ایک ongoing learning کا process ہوتا ہے وہاں پر یہ صورتحال ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Last supplementary ہے اس کے بعد Question Hour کو wind up کر لیتے ہیں۔جی، سینیٹر اسد صاحب۔

سینیٹر اسد قاسم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ: Question hours میں ہمیں 18 questions دیے جاتے ہیں۔ Discussion ہماری صرف تین سوالات میں ختم ہو جاتی ہے تو یہ کیوں کیا جاتا ہے؟ پیچھے ہمارے سوال رہ جاتے ہیں جو ہمارے questions put up ہیں وہ سب رہ جاتے ہیں۔ دو مہینے سے questions رہ رہے ہیں، call-up notices ہیں، وہ سب رہ جاتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ تو پھر members پر بھی depend کرتا ہے کہ پھر چھوڑ دے بولنے دے۔ابھی سارا time تو اسی طرح ضائع ہو رہا تھا جو آج آپ کے سامنے تھا۔

سینیٹر اسد قاسم: جناب چیئرمین! دیکھیں Question Hour پر پھر ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آ گیا ہے۔

سینیٹر اسد قاسم: جناب چیئرمین! شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: [1]Question Hour is over. The remaining questions and their printed replied placed on

---

[1] *[The Question Hour is over. The remaining questions and their printed replied placed on the table of the House shall be taken as red.].*

the table of the House shall be taken as read. Order No.2-A.

*Question No. 40 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Human Rights be pleased to state the number of old age homes in Islamabad, in case there is no such establishment, the reasons thereof?

Senator Azam Nazeer Tarar:

*Question No. 42 Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the main reasons for extraordinary floods of 2025 in the country;

(b) the details of loss caused to lives and property by the said floods with province-wise breakup; and

(c) the details of compensation paid/to be paid to the families/persons affected by those floods?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office:

(a) The extraordinary floods of 2025 in Pakistan were mainly caused by: -

a. **Natural / Climate Factors**

(1) Heavier and more intense monsoon rainfall.
(2) Accelerated glacial melt and heatwaves in northern mountains.

(3) Extreme upstream rains & cross-border water flows.
(4) Unusual climatic variability linked to climate change.

b. **Human, Governance & Land Management Factors**

(1) Deforestation, soil degradation, loss of natural absorption.
(2) Poor urban planning and encroachment on natural waterways / floodplains.
(3) Weak infrastructure and drainage systems.
(4) Insufficient early warning systems, disaster readiness, and governance lapses by Local Governments.
(5) Population growth / migration pressures.

c. **Interaction & Multiplying Effects**

(1) Many of the natural factors (heavy rains, heat, glacier melt) act together, so the effect is more than sum of parts.
(2) Human mismanagement (encroachment, poor planning, insufficient mitigation) turns what might have been heavy rain into disasters with high human and economic cost.
(3) The speed of onset (cloudbursts, flash floods) often leaves little time for response.

Annex-A

DETAIL OF LOSSES RECEIVED FROM PROVINCIAL AUTHORITIES

Detail	Reply
The detail of losses caused to lives and property by the said floods with provinces wise breakup.	Detail is as under:-

1. **Death**

Ser	Province	Deceased			
		Male	Female	Children	Total
a.	Punjab	155	53	114	**322**
b.	KP	341	77	91	**509**
c.	Sindh	37	14	39	**90**
d.	Balochistan	11	6	21	**38**
e.	GB	20	7	4	**31**
f.	AJ&K	17	12	9	**38**
g.	ICT	3	1	5	**9**
	Grand Total	**584**	**170**	**283**	**1,037**

2. **Injuries**

Ser	Province	Injured			
		Male	Female	Children	Total
a.	Punjab	262	203	200	**665**
b.	KP	99	49	70	**218**
c.	Sindh	29	19	39	**87**
d.	Balochistan	2	1	2	**5**
e.	GB	42	6	4	**52**
f.	AJ&K	20	13	4	**37**
g.	ICT	0	1	2	**3**
	Grand Total	**454**	**292**	**321**	**1,067**

3. **Damages**

Ser	Province	House Damage			Livestock
		Partial	Full	Total	
a.	Punjab	157,963	55,134	**213,097**	3,992
b.	KP	2,521	701	**3,222**	5,467
c.	Sindh	3,108	224	**3,332**	577
d.	Balochistan	4,290	2,080	**6,370**	4,585
e.	GB	481	779	**1,260**	7,981
f.	AJ&K	2,078	339	**2,417**	239
g.	ICT	64	1	**65**	0
	Grand Total	**170,505**	**59,258**	**229,763**	**22,841**

Note:- ***Damage Need Assessment*: *Detailed survey is being conducted by respective province. Damage Assessment is being conducted by MoPD&SI.***

(b) Detail of losses received from Provincial Authorities, compiled by NDMA is attached at **Annex A** . As per the NDMA Act, 2010, the primary responsibility for first and second-tier response and relief rests with DDMAs and PDMAs. However, as the third-tier responder, NDMA has coordinated federal-level response and relief efforts. Details are placed at **Annex-B** .

(c) The Honourable Prime Minister has announced Rs. 2 million as Ex-Gratia Assistance for each NoKs of deceased during Monsoon 2025. **Rs. 1,013.7 Million** has been disbursed to the NOKs of the deceased / injured persons. Remaining compensation will be entertained upon receipts of the cases from respective PDMAs.

Annex- B

STEPS BEING TAKEN BY THE GOVERNMENT TO ADDRESS THE SITUATION ALONGWITH COMPLETE DETAIL THEREOF (DETAIL OF IN-KIND/ CASH ASSISTANCE PROVIDED TO THE FLOOD AFFECTEES)

1. All available Federal resources for rescue and relief were made available to provinces as per their demand / requirements.

2. **Relief Items in Tons**

Province	NDMA Stocks (Federal Support)	PM Relief Package (Federal Support)	PDMA Stocks	Armed Forces Ration Sup		NGOs (Federal Support)	National Resource (Federal Support)					Grand Total (Tons)
				Army	PAF/ PN		Pvt	Govt Corp	Industry	Phil	Total	
GB	20	-	233	13	7	896	45	118	50	250	463	1632
KP	259	45	354	130	51	4714	118	395	150	16	679.5	6232
AJK	-	-	8	8	-	-	-	233	15		248	264
Pb	2,124	147	1353	382	23	6170	259	1282	331	15	1887	12086
Sindh	-	-	1150	-	5	999	-	119	-	-	119	2273
Bln	-	-	21	-	-	-	-	-	-	-	0	21
ICT	-	-	5	-	-	-	-	-	-	-	0	5
Total (Tons)	**2,403**	**192**	**3,124**	**533**	**86**	**12,779**	**422**	**2147**	**546**	**281**	**3396**	**22,513**
	2,595		**3,124**	**619**		**16,176**						

3. **Donation Detail**

Country	NDMA	Pak Army
China	**1st Flight** • Blankets: 9,000 • Tents: 300	-

	2nd Flight • Blankets: 16,000 • Life Jackets: 1,000 • Tents: 700 • Sleeping Bags: 4,000	-
PLA China	-	• DW Pumps: 50 • Generators: 100 • Tents: 4,400 • Solar Systems: 300
Bahrain	-	• Blankets: 1,660 • Generators: 13 • Tents: 392 • WF Plants: 65 • Plastic Mats: 3,180 • Food Packs:416
US Army	-	• DW Pumps: 18 • Generators: 38 • Coats: 2934 • Sand Bags: 37,800

4. **Relief & Medical Camps**

Ser	Province	No. of Relief Camps	No. of Persons in Relief Camp	No. of Medical Camps	No. of Persons Treated
a.	Punjab	574	118,074	469	551,860
b.	KP	308	25,927	14	2,300
c.	Sindh	50	5,111	243	107,011
d.	Balochistan	4	0	0	0
e.	GB	11	3,140	15	927
f.	AJ&K	0	0	0	0
g.	ICT	2	0	0	0
Grand Total		**949**	**152,252**	**741**	**662,098**

5. **Federal Ex-Gratia Assistance**. The Honourable Prime Minister has approved Rs. 2 Mn as Ex-Gratia Assistance for each NoKs of deceased during Monsoon 2025. Provinces/ PDMAs are preparing cases for processing of Ex-Gratia Assistance. NDMA will issue Ex-Gratia Assistance upon receipt of cases from PDMAs. Latest issued Ex-Gratia details as follow:-

Province / State	Deaths		Summary			
			Compensated		Balance (Deaths)	
	Death Cases	Approved Ex Gratia @ Rs 2 Mn	Cases	Released Rs (Mn)	Cases	Rs (Mn)
KP	509	1,018	410	820.5 @	99	198
GB	31	62	31 + 51^	62 + 13.2^	Nil	Nil
AJ&K	38	76	20	40	18	36
Balochistan	38	76	9	18	29	58
ICT	9	18	-	-	9	18
Punjab	322	644	-	-	322	644
Sindh	90	180	30	60	60	120
Total	**1,037**	**2,074**	**551**	**1,013.7**	**537**	**1,074**
^Compensation of 51 injured cases (10 Major @0.5 & 41 Minor @0.2) i.e. Rs. 13.2 Mn @Award 2 x Cases (KP) heroic action 2.5 Mn each Note: Appreciation award GB 3 x cases amounting Rs 7.5 Mn						
Grand Total (Rs Mn) (Ex Gratia +Injuries + Reward Money)	**2,095.7 (2,074 + 13.2 + 7.5 + 1)**					

*Question No. 44 Senator Haji Hidayatullah Khan:Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state the details of the damages / losses due to flood 2025 in Khyber Pakhtunkhwa along-with the details of rescue / relief and rehabilitation activities carried out by NDMA in coordination with PDMA?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office:

As per Section 9 (a) of the National Disaster Management (NDM) Act 2010; **NDMA is mandated to 'Act as implementing, coordinating and monitoring body for National Plan and National Policy with reference to Disaster Management'.** The fundamental **responsibility** to manage the disasters with all allied activities **rests** with respective **Provincial and Districts Departments**, while **NDMA acts as National backup support** at Federal level. Pakistan's Disaster Management System is structured in a ***three-tier devolved system*** with the **primary onus at District and Provincial level.** However, NDMA does support in disaster related activities when these are beyond the capacities of Provincial / District Governments during emergency on the directions of Federal Government.

KP DATA - MONSOON 2025

1. **Deaths**

Ser	District	Male	Female	Children	Total
a.	Abbottabad	1	1	6	**8**
b.	Bajaur	12	3	10	**25**
c.	Batagram	4	0	1	**5**
d.	Buner	203	30	23	**256**
e.	Charsadda	1	0	2	**3**
f.	Dera Ismail Khan	4	2	2	**8**
g.	Hangu	1	1	0	**2**
h.	Haripur	0	0	1	**1**
i.	Karak	0	0	1	**1**
j.	Khyber	3	0	2	**5**
k.	Kohat	1	0	0	**1**
l.	Lakki Marwat	0	2	1	**3**
m.	Lower Dir	5	0	0	**5**
n.	Lower Kohistan	2	0	0	**2**
o.	Malakand	1	1	6	**8**
p.	Mansehra	16	9	3	**28**
q.	Mardan	1	0	0	**1**
r.	Nowshera	1	1	1	**3**
s.	Peshawar	0	0	2	**2**
t.	Shangla	36	2	1	**39**
u.	South Waziristan	0	2	2	**4**
v.	Swabi	19	15	9	**43**
w.	Swat	25	5	12	**42**
x.	Tor Ghar	1	1	1	**3**
y.	Upper Dir	0	0	3	**3**

z.	Upper Kohistan	0	1	1	**2**
aa.	Tank	1	0	0	**1**
Total		**338**	**76**	**90**	**504**

2. **Injuries**

Ser	District	Male	Female	Children	Total
a	Abbottabad	0	1	1	**2**
b	Buner	23	11	19	**53**
c	Bajaur	2	5	0	**7**
d	Charsadda	3	0	4	**7**
e	Dera Ismail Khan	8	2	4	**14**
f	Hangu	3	1	0	**4**
g	Haripur	1	2	0	**3**
h	Karak	0	0	4	**4**
i	Khyber	2	0	1	**3**
j	Lower Dir	2	0	0	**2**
k	Lower Kohistan	1	0	0	**1**
l	Malakand	1	1	3	**5**
m	Mansehra	8	5	0	**13**
n	Mardan	7	1	6	**14**
o	Mohmand	2	1	0	**3**
p	North Waziristan	7	0	4	**11**
q	Nowshera	1	0	1	**2**
r	Peshawar	1	1	3	**5**
s	Shangla	11	7	12	**30**
t	Swabi	2	0	1	**3**
u	Swat	8	8	3	**19**
v	Tank	1	0	0	**1**
w	Tor Ghar	4	0	1	**5**
x	Upper Dir	1	1	2	**4**
y	Upper Kohistan	1	1	1	**3**
Total		**100**	**48**	**70**	**218**

3. **House Damages**

Ser	District	House Damage			Livestock
		Partial	Full	Total	
a.	Abbottabad	38	3	**41**	7
b.	Bajaur	74	11	**85**	89
c.	Bannu	6	1	**7**	1
d.	Batagram	12	1	**13**	36
e.	Buner	769	202	**971**	3922
f.	Charsadda	14	2	**16**	0
g.	Chitral Lower	12	5	**17**	0
h.	Chitral Upper	10	9	**19**	3

Ser	District	House Damage			Livestock
		Partial	Full	Total	
i.	Dera Ismail Khan	169	37	**206**	0
j.	Hangu	12	1	**13**	0
k.	Haripur	20	3	**23**	9
l.	Karak	40	0	**40**	6
m.	Khyber	35	12	**47**	0
n.	Kohat	9	0	**9**	0
o.	Kolai Palas	0	1	**1**	0
p.	Kurram	9	5	**14**	0
q.	Lakki Marwat	35	5	**40**	8
r.	Lower Dir	46	3	**49**	100
s.	Lower Kohistan	1	0	**1**	0
t.	Malakand	16	2	**18**	0
u.	Mansehra	87	30	**117**	0
v.	Mardan	22	3	**25**	30
w.	Mohmand	75	24	**99**	1
x.	North Waziristan	17	8	**25**	0
y.	Nowshera	18	2	**20**	0
z.	Peshawar	2	2	**4**	0
aa.	Shangla	223	185	**408**	226
bb.	South Waziristan	9	15	**24**	3
cc.	Swabi	143	47	**190**	49
dd.	Swat	510	60	**570**	974
ee.	Tank	59	15	**74**	1
ff.	Tor Ghar	24	1	**25**	0
gg.	Upper Dir	4	5	**9**	2
hh.	Upper Kohistan	1	1	**2**	0
Total		**2521**	**701**	**3222**	**5467**

4. **<u>No of People Rescued/ Evacuated</u>**

Ser	Districts	No. of People Rescued/Evacuated
a	Abbottabad	7
b	Bajaur	2426
c	Bannu	4
d	Buner	5133
e	Charsadda	85
f	Chitral Lower	8
g	D. I. Khan	1
h	Karak	3
i	Khyber	2
j	Kurram	1
k	Lakki Marwat	5
l	Lower Dir	56
m	Malakand	1

n	Mansehra	2196
o	Mohmand	10
p	Swabi	77
q	Swat	2165
r	Nowshera	5
s	Peshawar	6
t	Shangla	2120
u	Tank	2
v	Tor Ghar	2
w	Hangu	2
Total		**14,317**

5. **<u>Ex-Gratia Assistance</u>**. The Honourable Prime Minister has approved **Rs. 2 Million** as Ex-Gratia Assistance for each NoKs of deceased during Monsoon 2025. Details are as under :-

Deaths		**Summary**			
		Compensated		**Balance (Deaths)**	
Cases	**@ Rs 2 Mn**	**Cases**	**Released Rs (Mn)**	**Cases**	**Rs (Mn)**
509	1,018	410	820.5 @	99	198
@Award 2 x Cases (KP) heroic action 2.5 Mn each					

*Question No. 45 Senator Quratulain Marri:Will the Minister for Human Rights be pleased to state the number of children presently under care of Child Protection Institute (CPI), Islamabad who were earlier subjected to child labour indicating also the details of protection and rehabilitation services being provided to them?

Senator Azam Nazeer Tarar:

It is submitted that within the Islamabad Capital Territory, the **Child Protection Institute (CPI)**, working under the Ministry of Human Rights, is the primary government-managed institution providing care and protection to children in need as defined under the ICT Child Protection Act, 2018. Since its establishment 2021, CPI provided shelter to 290 vulnerable children involving in labor. Currently there are 18 children residing in CPI. Besides, 09 children are involving in child labor.

*Question No. 48 Senator Syed Waqar Mehdi: Will the Minister for Water Resource

No. of Cases	No. of Girls	No. of Boys
18	16	2

Services provided to children by CPI:

The CPI provides a safe and secure residential facility for children rescued through court orders, law enforcement agencies, or the child helpline. Services include:

- Safe shelter and nutritious meals
- Medical care and psychosocial counseling
- Education and vocational training
- Rehabilitation and Re-integration
- Legal assistance and rehabilitation support
- Referral Services
- Data management

In Islamabad, cases of child labour, particularly in the form of domestic labour, are quite prevalent. However, due to legal limitations, the Child Protection Institute (CPI) can only address those cases which are formally reported. It is pertinent to mention that the subject of child labour falls under the jurisdiction of the ICT Administration. Furthermore, the resolution of such cases often requires considerable time, as families are counseled extensively during the process, which is inherently time-consuming but essential for achieving sustainable outcomes.

s

be pleased to state the amount of funds required for completing pending works of the K-IV project indicating also the steps taken or being taken by the Government for timely releasing of funds and cost effective completion of the project?

Mr. Muhammad Mueen Wattoo:

- Approved cost of 1st Revised PC-I is Rs. 126,404.751 million.
- Estimated cost of 2nd revised PC-I of the project is Rs. 174,798.484 million which is under process of approval.
- The initial PSDP allocation for FY 2025-26 was Rs. 3,209.36 million, which has now been enhanced by the PD&SI Division by Rs. 5,000 million. The total allocation for FY 2025-26 is now Rs. 8,209.36 million.
- As per 2nd revised PC-I, the total amount of funds required for completing the balance work of K-IV project (excluding CFY allocation), is Rs. 65,478.51 million as per following share:

- Govt. of Pakistan	Rs. 56,975.51 million
- Govt. of Sindh	Rs. 8,503.00 million

- The project is planned to be completed by 2026 and efforts are being made by WAPDA and MoWR to ensure availability of funds required for timely completion.
- WAPDA is following up with the Government of Sindh to provide their share of Rs 8,503 million for the project in FY 2025-26.
- Upon availability of requisite funds, K-IV Project will be completed by 2026.

*Question No. 49 Senator Syed Waqar Mehdi: Will the Minister for Water Resources be pleased to state:

(a) the details of Phase-I of the K-IV project indicating also the date work started, its current status, procurement of materials made so far along with the expected date of its completion;

(b) the steps taken or being taken by the Government to resolve impediments, if any, in the said project; and

(c) whether any contingency plan has been devised by the Government to cop with problem of shortage of water in Karachi till the completion of that project, if so, the details thereof?

Mr. Muhammad Mueen Wattoo:

(a)
- Modified Revised PC-I was approved by ECNEC on 31.01.2022 and its Admin Approval was issued by MoWR on 01.04.2022.
- WAPDA commenced the project in May 2022.
- Works under the Project have been awarded to 08 No. National & International firms/JVs and current progress is 63.45%. Status of key achievements is as under:
  - More than 146 km out of 208 km of MS Pipe required for the Project has been fabricated using HR Coils imported from China.
  - In addition, key components such as mechanical screens, 10 No. Motors (5.5 MW each), Overhead Crane, Flow Control Valves and Check valves etc have been imported from various European countries.
  - Furthermore, 12 No. Pumps (32.5 MGD each) have been manufactured in Germany and will be delivered at site by January 2026 along with remaining 02 No. Motors.
- Expected date of the Project's completion is December 2026 which is contingent upon availability of funds.

(b)
- Major impediment of K-IV project is the large funding requirement. Despite the limitations of Development Budget, the GoP has been prioritizing funding for the project. Similarly, allocation for FY 2025-26 has been enhanced from Rs. 3,209 million to Rs. 8,209 million and matter is under consideration for further enhancement.
- Other major impediment has been the availability of land which, as per ECNEC's approval, is responsibility of Govt. of Sindh. Relevant provincial departments have extended their support in this regard and almost all land issues have been resolved.

(c) The part (c) of the Question pertains to Government of Sindh was forwarded to Secretary, Planning & Development Department, Government of Sindh and the Managing Director, Karachi Water and sewerage Board vide this Ministry letter dated 27-10-2025 and subsequently reminder dated 03-11-2025 (copies are Annexed). The CEO and Managing Director Karachi Water and Sewerage Board (KW&SB) Government of Sindh, Karachi, were also contacted telephonically however reply from Government of Sindh has not been received as yet.

Annexure

Immediate

Government of Pakistan
Ministry of Water Resources
*****

No. 1(14)/2025/NA/Senate   Islamabad, the October 27, 2025

1. Secretary, Planning & Development Department, Government of Sindh, **Karachi**
2. The Managing Director, Karachi Water and Sewerage Board (KW&SB), Government of Sindh, **Karachi**

Subject: **SENATE STARRED QUESTION NO.49, MOVED SENATOR SYED WAQAR MEHDI**

I am directed to state that Senator Syed Waqar Mehdi has moved following Senate Starred Question No. 49:

Will the Minister for Water Resources be pleased to state:

a. The details of Phase-I of K-IV project indicating also the date work started, its current status, procurement of materials made so far along with the expected date of its completion;
b. The steps taken or being taken by the Government to resolve impediments, if any, in the said project; and
c. Whether any contingency plan has been devised by the Government to cope with problem of shortage of water in Karachi till the completion of that project, if so, the details thereof?

2. It is requested that the reply to **part (c)** of the above-mentioned question, along with the relevant supporting material, may kindly be furnished to this Ministry by **29.10.2025**, for further necessary action.

(Shakeel Ahmed)
Deputy Director (PSDP)

Cc:

1. Mr. Aamir Mughal, Project Director, K-IV Project, Karachi with request to follow up with Government of Sindh.
2. Section Officer (Council), Ministry of Water Resources, **Islamabad**
3. PS to Secretary, Ministry of Water Resources, **Islamabad**

PAKISTAN
WATER AND POWER DEVELOPMENT AUTHORITY

Telephone: 021-34101104
E-mail: copdkiv@yahoo.com

Office of the General Manager / PD,
K-IV Project, WAPDA,
PMU-K-IV Office, near ARC Tower
Karsaz, Karachi.

No. GM/PD/K-IV/2025/1490

Dated: 30 .10.2025

1. The Managing Director, Karachi Water and Sewerage Corporation (KW&SC), Govt. of Sindh, Karachi.
2. The CEO, Karachi Water and Sewerage Corporation (KW&SC), Govt. of Sindh, Karachi.

Subject: SENATE STARRED QUESTION NO. 49, MOVED BY SENATOR SYED WAQAR MEHDI

Reference: Dy. Director (PSDP) MoWR Govt. of Pakistan Islamabad's letter No. 1(14)/2025/NA/Senate dated 27.10.2025.

Kindly find enclosed a copy of above referred letter, regarding the subject matter, the contents of which are self-explanatory. The reply to part (c) of the question relates

In this regard, it is requested to kindly furnish reply to part (c) of the subject question along with relevant supporting material directly to Ministry of Water Resources, Govt. of Pakistan, Islamabad with a copy for information and record of this office, Today Positively, as the Ministry had desired to furnish the same by 29.10.2025, please.

GENERAL MANAGER/PD
K-IV PROJECT WAPDA, KARACHI

INWARD / OUTWARD
Secretary, P&D Department
No.
Date: 30/10/25
at: 3:45 PM

Copy along with enclosure to:
1. Secretary, Planning & Development, Government of Sindh, Karachi.
2. PSO to Chairman WAPDA, Wapda House, Lahore.
3. Master File.

Received CEO / MD KW&SC
D.No.
Date 30-10-25
Time 3:01

Reminder/Most Immediate
Senate Business

Government of Pakistan
Ministry of Water Resources
*****

No. 1(14)/2025/NA/Senate Islamabad, the November 3, 2025

1. Secretary, Planning & Development Department, Government of Sindh, **Karachi**
2. The Managing Director, Karachi Water and Sewerage Board (KW&SB), Government of Sindh, **Karachi**

Subject: **SENATE STARRED QUESTION NO.49, MOVED SENATOR SYED WAQAR MEHDI**

I am directed to refer to this Ministry's letter of even number dated 27.10.2025 on the subject cited above, whereby the following Senate Starred Question No. 49, moved by Senator Syed Waqar Mehdi, was forwarded for submission of a reply to part (c). However, the response in this matter is still awaited:

Will the Minister for Water Resources be pleased to state:

a. The details of Phase-I of K-IV project indicating also the date work started, its current status, procurement of materials made so far along with the expected date of its completion;
b. The steps taken or being taken by the Government to resolve impediments, if any, in the said project; and
c. Whether any contingency plan has been devised by the Government to cope with problem of shortage of water in Karachi till the completion of that project, if so, the details thereof?

2. In view of the above, it is once again requested that the reply to part (c) of the above-mentioned question, along with supporting material, may kindly be furnished to this Ministry at the earliest for further necessary action.

(Shakeel Ahmed)
Deputy Director (PSDP)

Cc:

1. Mr. Aamir Mughal, Project Director, K-IV Project, **Karachi** with request to follow up with Government of Sindh.
2. Section Officer (Council), Ministry of Water Resources, **Islamabad**
3. PS to Secretary, Ministry of Water Resources, **Islamabad**

*Question No. 50 Senator Syed Waqar Mehdi:Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state the number of PSDP and foreign funded projects visited/inspected by the Prime Minister Inspection Commission during the last three years with province-wise breakup?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office:

Prime Minister's Inspection Commission (PMIC) functions under the orders and direction of the Prime Minister and is directly responsible to him. PMIC conducts field visits / inspections of Ministries / Divisions / Departments / Projects as per requirement / need basis.

PMIC has conducted the following field visits / inspections, during the last three years:-

I. On-going PSDP Inspection / Supervision Tasks (02)
KPK
Currently, one ongoing task has been assigned to PMIC by the Hon'ble Prime Minister i.e. "Inspection of all Schemes in District Chitral being Undertaken / Implemented by NHA" i.e. Chitral Shandoor Road.

ICT
One **Supervision Task** was assigned by the Hon'ble Prime Minister namely "Replacement and up-gradation of HVAC Plant Room Equipment and Allied Works at PIMS, Islamabad". Due to PMIC's efforts, this project is ready for inauguration by the Hon'ble Prime Minister. However, an additional work on instant project is also under monitoring / supervision of PMIC.

II. PSDP Projects Under Monitoring of PMIC (18)
Eleven (11) PSDP projects have been monitored / visited by PMIC during last three years. Further, seven (7) additional slow moving PSDP Projects were authorized by the Hon'ble Prime Minister to PMIC to expedite their completion in order to give benefit to the public.

Province-wise break-up of these projects and their progress is attached as ***Annex-I*** :

Annex-I

PSDP Projects under Monitoring of PMIC

Sr.	Province / Jurisdiction	Title	Progress
1	AJK	Mirwaiz Muhammad Farooq Shaheed Medical College, Muzaffarabad.	The Principal of the College has confirmed the implementation of all the recommendations as per PMIC's inspection report. It stands completed now.
2		Construction of Rathoua Haryam Bridge Across Reservoir Channel on Mirpur-Islamgrah Road.	The present physical progress is 79%. Construction of middle span (160m) of the main bridge has been assigned to FWO, NESPAK and Govt. of AJ&K for the solution / way forward under supervision of PMIC to be completed before March 2027 as revised PC-I, however, the FWO has assured to complete on 14th August, 2026 and will be ready for inauguration of the Hon'ble Prime Minister.
3	Balochistan	Construction of 02 Lanes Highway from Basima to Khuzdar (Length 106 KMs).	The Basima-Khuzdar Road Project stands completed and inaugurated by the Hon'ble Prime Minister. It will have a profound impact on public lives by creating over 2,756 direct and indirect jobs. It will ensure uninterrupted traffic flow, reducing vehicle operating costs and improving road safety. The road will save travel time, boost economic activities and enhance connectivity, particularly for farmers accessing markets. With an Economic Internal Rate of Return of 14.23%, the project is expected to significantly uplift the region's economy and overall public welfare.
4		Inspection of PSDP Project "Reconstruction / Rehabilitation of Assets Damaged During 2010 Floods (Revised)", Ministry of Railways.	This project stands completed and inaugurated by the worthy Caretaker Chief Minister of Balochistan, Mr. Ali Mardan Domki. Operationalization of railway transportation activities after over a decade has been achieved. High-quality coal reserves in Harnai, estimated at 30 million tons (valued at approximately USD 3.30 billion) are now accessible for economic benefit. Sibi-Harnai section was opened on 29th October 2023 after the completion of the P-94 bridge and 58 security pickets.
5		Kachhi Canal Project – Remaining Works of Phase-I – 40 KMs.	Due to intervention of PMIC, now it is on fast track. All stakeholders of this project are on board with PMIC and progress is being conveyed to the Hon'ble Prime Minister from time to time.
6		Kachhi Canal Project – Remaining Works of	

		Phase-I – 363 KMs.	1. Kachhi Canal Project (Phase-I), from Rd 0+000 to Rd 1,193+000 – 363 KM, physical progress (overall) is 100% completed & financial progress is 99.81%. 2. WAPDA completed 363 KM lined canal and 81 KM lined distributaries and made it operational by releasing water on 31.08.2017. 3. Kachhi Canal Project (Remaining works of Phase-I), from Rd 1,193 to Rd 1,322 – 40 KM, physical progress (overall) is 97% completed and financial progress is 96%. The project is to develop 713,000 acres fertile land of Balochistan which has socio-economic impact on areas of Balochistan. In specific terms, the following benefits will accrue from the project: • Provide assured clean water supplies for drinking purpose, for livestock etc. • Recharge the ground water table and minimize health hazards. • Enhance opportunities for employment. • Increase cropping intensity from 4.68% to 88.50%. • Increase the value of land. • Increase revenue to the government. • Improve the living standard. • Improve health conditions and environmental sustainability. • Develop agro-based industries. • Promoting economic development. • Contributing to infrastructure development. • Focusing on poverty alleviation. • To reduce / discourage migration from project area to urban areas.
7	ICT	Model Prison Jail, Sector H-16, Islamabad.	Persistent follow-up by PMIC led to expedite work on the project which is now targeted for completion during FY 2025-26.
8		Up-gradation of Federal Government College for Women, F-7/2 to Federal Women University, Islamabad.	Most of the PMIC's recommendations have been implemented successfully. Recommendation that in future, HEC, as a matter of policy, would not initiate any development project in such institutions where Charter has not been approved by the competent authority, has been implemented.
9	ICT / Nationwide	Human Resource Development Initiative MS leading to PhD Programme Faculty Development for Engineering Universities.	Most of the PMIC's recommendations have been successfully implemented, notably the project has achieved 83% of target, with 1,245 scholars placed abroad. A "National HR Need and Priority Committee" now evaluates priority disciplines for new scholarships under next phase.

10	KPK	Jalozai Campus of NWFP University of Engineering & Tech. (UET), Peshawar.	HEC has confirmed the implementation of all the recommendations from the PMIC's inspection report, resulting in project's completion.
11		Peshawar Northern Bypass, Peshawar.	Ministry of Communications endorsed the findings of PMIC. PMIC has requested the concerned authorities for release of funds and relocation of PESCO/TESCO transmission lines. A meeting of Chairman and Member, PMIC with the Chief Minister, KPK was held; wherein, the Chief Minister appreciated the efforts made by PMIC for early completion of the project.
12		Dualization of Indus Highway (N-55) Sarai Gambila to Kohat Section.	This project stands completed and inaugurated by the Hon'ble Prime Minister. It will bring the following benefits to general public: 1. The highway is the second-largest North-South link (after GT Road), connecting key cities across 491 KM in Sindh, 360 KM in Punjab and 396 KM in KPK, including Rajanpur, Dera Ghazi Khan, Dera Ismail Khan, Bannu, Kohat and Peshawar. 2. It will provide a safer, quicker and more efficient route for both passenger and commercial traffic. 3. The Yarik-Sagu motorway is significant as part of the western alignment of the CPEC project, enhancing connectivity. 4. The project will support the economic development of southern KPK by improving access to markets, boosting agriculture and industrial activities.
13		Construction of Motorway from Burhan – Hakla on M-I to Dera Ismail Khan.	The Hakla-DI Khan Motorway, part of the Western Route of CPEC, stands completed and inaugurated by the Hon'ble Prime Minister. It is set to significantly improve public lives in the region. By creating around 8,000 direct and indirect jobs, it will enhance economic opportunities. The motorway reduces travel time from 7 hours to just 3 hours, making travel safer and more efficient while also lowering vehicle operating costs. Improved connectivity links major towns like DI Khan, Mianwali and Islamabad, boosting trade and access to markets. Additionally, the better farm-to-market routes will support local agricultural growth and economic uplift for surrounding communities.

14		Dualization & Improvement of Old Bannu Road	With the involvement of PMIC, this project picked speed and now stands completed. This project will help thousands of travelers on daily basis while controlling the accidents happening on daily basis. However, it is yet to be inaugurated.
15	Punjab	Dualization & Improvement of Pindi Gheb - Kohat Road.	This was a slow moving project and due to intervention of PMIC, presently, it is on fast track. All stakeholders of this project are on board with PMIC and progress is being apprised to the Hon'ble Prime Minister from time to time. Physically, project is completed, Package-I: 92.7% and Package-III 95.5%. **<u>Impact on Public Lives</u>** 1. Vehicle operating cost will be at its minimum. 2. It will provide an efficient, time saving and congestion-free access. 3. Massive impact of the project on land use will surely help in the progress of area and local people as employment and business will be generated in vicinity by the implementation of the project.
16		Dualization and Improvement of Mandra-Chakwal Road.	The project is complete and Chairman, PMIC has directed a PM's Inspection Team to visit the site for checking the physical progress. Chakwal Bypass project was 40% complete when the same was handed over to Govt. of Punjab and now provincial govt. is looking after it.
17		Strengthening of UET, Lahore.	Most of the PMIC's recommendations have been successfully implemented, notably: 1. Rs. 125.76 million recovered from defaulters was surrendered to HEC in November 2023. 2. A comprehensive audit was completed in FY 2021-22.
18	Sindh	Nai Gaj Dam Project, Dadu, Sindh.	PMIC's recommendations are almost completely implemented notably: 1. Ministry of Water Resources has carried out inquiry on irregularities and took action accordingly. 2. The Project is on fast track and physical progress is around 48%. 3. PMIC is actively pursuing various issues with Government of Sindh including: i. Land Acquisition (State Land and Private Land) ii. Resettlement of 170 families (986 persons) iii. Construction of Road iv. Security of Project Area v. Command Area Development **<u>Project Benefits</u>**: Cultivation of 28,800 acres, production of 4.20 MW hydropower, Prevention of flood damages, supply of 50 cusecs to Manchar Lake, 110 cusecs water supply to lower riparian, fisheries development, recharge of ground water aquifer and socio-economic uplift.

Leave of Absence

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان نے بعض نجی مصروفیت کی بنا پر گزشتہ 354ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 10 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ندیم احمد بھٹو نے بعض نجی مصروفیت کی بنا پر گزشتہ 354 ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 3 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 353 ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 15 اور 19 اگست اور گزشتہ 354ویں اجلاس کے مؤرخہ 9 اور 10 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر بشریٰ انجم بٹ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 354ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 3، 9اور 10 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عبدالواسع صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ مکمل 354 ویں اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ بعض سرکاری مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 354 ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 30 ستمبر، 6، 9 اور 10 اکتوبر کو شرکت نہیں کر سکی

تھیں۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عبدالشکور خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 354 ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 10 اکتوبر اور حالیہ اجلاس میں 4 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دوست محمد خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 354 ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 6 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر خالدہ اطیب صاحبہ بعض سرکاری مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 354 ویں اجلاس کے دوران مؤرخہ 6 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر خلیل طاہر صاحب۔اعظم سواتی صاحب، میں نے سینیٹر خلیل طاہر صاحب کو point of order پر بولنے کا موقع دیا ہوا ہے، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

<u>Senator Khalil Tahir</u>

سینیٹر خلیل طاہر: بہت شکریہ جناب چیئرمین! جناب میں ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ امریکہ کے شہر نیو یارک میں نو فیصد اقلیت سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹک امیدوار زہران کوامے ممدانی، جو یوگنڈا میں پیدا ہوئے تھے اور اس کے بعد یہ امریکہ منتقل ہو گئے تھے۔دنیا میں پہلی مرتبہ نیو یارک کے مسلمان میئر منتخب ہوئے ہیں۔میں اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے

اس دعا کے ساتھ کہ کاش پاکستان میں بھی کراچی، لاہور، فیصل آباد، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں بھی کوئی کرسچن بھی ان seats پر آسکے اور Article 91(3) کو بھی ختم کریں۔ میری آپ سے بھی یہ گزارش ہے اور میں اس دعا کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ 1039051 ووٹ لے کر پہلے مسلمان میئر منتخب ہوئے ہیں۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی اعظم سواتی صاحب۔

Point of order raised by Senator Muhammad Azam Khan Swati regarding the appointment of Leader of the Opposition in the Senate

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ کاٹز کی سلطنت جہاں سے سورج چڑھتا ہے اور جہاں وہ غروب ہوتا ہے وہاں تک ہے۔ آپ کو ہم نے اس کرسی پر بھیجا ہے تو کم از کم ہمارا تو کچھ خیال کریں۔ قانون اور procedure and process کا کچھ خیال کریں۔ میں نے گزارش کی تھی کہ اپوزیشن لیڈر کے بغیر آپ کا یہ ایوان نامکمل ہے۔ وزیر قانون صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے ذرا پوچھیں کہ ان سے میں جو درخواست کر رہا ہوں وہ درست ہے یا غلط ہے۔ مہربانی کرکے آپ نے کہا تھا کہ میں چیئرمین سینیٹ صاحب سے پتا کرکے آپ کو بتاؤں گا تو بتائیں کہ اس میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون و انصاف): جناب یہ purely House business ہے اور حکومت ظاہر ہے اس میں ایک تیسرے فریق کے طور پر ہے۔ بالکل ہونا چاہیے اور Leader of the House نے بھی اس دن کہا تھا لیکن یہ practice میں، رواج، روایت اور تاریخ میں ہمیشہ چیئرمین یا سپیکر اس process کو جاری کرتے ہیں۔ انہی کی satisfaction ہوتی ہے کہ انہوں نے satisfy کرنا ہوتا ہے کہ اپوزیشن کے اکثریتی اراکین کن کو نامزد کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا قصہ بھی سنایا تھا کہ جب وُہ خود کو اپوزیشن لیڈر کے لیے اپنے آپ پیش کیا، یعنی کہ ان کے اراکین نے کیا تو اس وقت ہمارے JUI(F) کے اراکین نے بھی put کیا اور اس process میں کچھ تاخیر بھی ہوئی، وقت بھی لگا۔

سواتی صاحب کا کہنا یہ سر آنکھوں پر کہ اپوزیشن لیڈر کے بغیر ایوان نامکمل ہے، رواجاً اور روایتاً یہ بالکل درست بات ہے لیکن ہم نے وہ دور بھی دیکھا ہے کہ جب اپوزیشن لیڈرز کو جیلوں میں ڈالا گیا اور ان کے production orders بھی نہیں ہوتے تھے۔ میں خود میاں شہباز شریف کا وکیل تھا، وہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تھے، شاذو نادر کوئی پانچویں اجلاس کے بعد ایک مرتبہ ان کا production order جاری ہو جاتا تھا اور وہ کرسی خالی رہتی تھی۔ میں نہیں کہتا کہ وہی ہونا چاہیے۔ بالکل یہ ایک پارلیمانی روایت ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ جو Rules of Procedures ہیں ان کے مطابق یہ صوابدید اور اختیار کہ اس process کو culminate کس طرح سے کرنا ہے اور جو criteria ہے کہ to satisfy himself کہ یہ صاحب اپوزیشن کے majority command کرتے ہیں، یہ اختیار جناب پریذائیڈنگ آفیسر کا نہیں ہے، یہ چیئرمین سینیٹ کا اختیار ہے وہ کیونکہ available نہیں تھے اس لیے آپ نے ایوان کو بتا دیا۔ وہ آتے ہیں تو میری یہ استدعا ہو گی کہ جو جمہوری روایت ہے، جب وہ تشریف لاتے ہیں تو ان سے Chamber میں ملاقات کریں، ان سے discuss کریں، I am sure کہ اس کا کوئی اچھا حل نکل آئے گا۔ ہماری نیک تمنائیں اپوزیشن کے لیے ہیں کہ وہ اس process سے سرخرو ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی صاحب کافی دیر سے اپنی باری کے انتظار میں ہیں۔ جی ایمل ولی صاحب۔

(مداخلت)

Senator Aimal Wali Khan

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ایمل ولی صاحب۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! یہ کیا ہے؟ چیئرمین صاحب، ان کو مجھ سے مسئلہ ہے یا آپ سے مسئلہ ہے؟

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: انہیں مسئلہ کس سے ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی صاحب، آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! یہ دیکھیں، یہ کیا ماحول ہے، مچھلی منڈی لگ رہی ہے۔ آپ اور چیخیں، دنیا آپ کو جانتی ہے۔ دنیا آپ کو جانتی ہے، شاباش۔ اب بچے بھی جانتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی صاحب، آپ Chair سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب Chair اپنا اختیار استعمال کرے۔ یہ سینیٹ ہے، مچھلی منڈی تو نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں میں نے ان کو موقع دیا ہے، انہیں بولنے دیں، اس کے بعد آپ کو بھی موقع دوں گا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب یہ کیا گند ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انہیں بولنے دیں، اس کے بعد آپ کو موقع دے دیتا ہوں۔ بولنا ہر رکن کا حق ہے۔ جی ایمل ولی صاحب۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ نے میرا نام لیا ہے اور تکلیف ان کو شروع ہو گئی ہے۔ یہ کیسی تکلیف ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ایوان کا تقدس آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Rules کے مطابق ہر رکن بولنے کا حق رکھتا ہے۔ میں نے آپ دوستوں کو بھی موقع دیا، یہاں بھی موقع دیا، اب آپ سینیٹر ایمل ولی صاحب کو بولنے دیں اس کے بعد آپ بالکل بات کریں۔ آپ کو موقع دوں گا، انہیں بولنے دیں، ان کا بھی بولنے کا right ہے۔ بالکل آپ کو بھی موقع دوں گا۔ جی سینیٹر ایمل ولی صاحب۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب اس ماحول میں تو بات کرنا ناممکن ہے۔ ہم اس ماحول میں بات نہیں کریں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! آپ پہلے ان کو بٹھائیں یا باہر نکالیں پھر ہم بات کریں گے۔ آپ اس کرسی پر کیا کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی صاحب، میں نے floorآپ کے حوالے کیا ہے۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب یہ کیسا floor حوالے کیا ہے؟ یہ floor نہیں، گندگی کا ڈھیر ہے۔ Sorry to say اس کو floor نہ بولیں، یہ گندگی کا ڈھیر ہے اور آپ نے اس گندگی کے ڈھیر کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔

<u>Pointing out of quorum</u>

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔ Counting کروالیں۔

(Count was made)

(اس موقع پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایوان کورم میں ہے، 27 members موجود ہیں۔ سینیٹر عبدالقادر صاحب۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: پہلے House in order کر لیں۔

Mr. Presiding Officer: House is in order.

<u>Point of public importance raised by Senator Muhammad Abdul Qadir urging the Government to renegotiate power tariffs with IPPs and reform its policy on solar energy</u>

سینیٹر محمد عبدالقادر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ جناب چیئرمین! ہم اس ایوان میں پہلے بھی ایک resolution لائے تھے لیکن اس ایوانِ بالا کی resolutions, یہاں سے pass ہوئیں resolutions یا آپ کی rulings پر ہم نے عمل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حکومت کے محکمے اسے کوئی importance دیتے ہیں اور نہ ہی اس پر عمل کرتے ہیں۔ World Bank کے ایک survey کے مطابق اس وقت 45% of our population is below poverty line. یہ بے چارے لوگ پندرہ، بیس ہزار روپے سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ ان مشکل حالات میں 5 to 10% لوگ ہیں جن کی ماہانہ آمدن ایک لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے جبکہ ہمارا Power Department مستقل لوگوں کا خون چوس رہا ہے۔ IPPs جنہوں نے پچھلے پچیس سالوں سے تمام حکومتوں کو hostage کیا ہوا ہے، وہ

غریب آدمی سے لے کر بڑے سرمایہ دار تک کا خون چوس رہی ہیں۔ اس میں تمام حکومتیں شامل ہیں چاہے وہ نواز شریف صاحب کی حکومت گزری ہو، جنرل مشرف صاحب کی حکومت گزری ہو، پیپلز پارٹی کی گزری ہو یا عمران خان صاحب کی حکومت گزری ہو، وہ ان کے ہاتھوں میں completely hostages تھے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آج آپ یہاں ruling دے کر دیکھ لیں، میں آپ کو challenge کرتا ہوں کہ ہماری State کمزور ہے اور وہ چند IPPs جو سو سے کم ہیں، وہ powerful ہیں، آپ یہ ruling دے کر دیکھ لیں کہ آج دن تک ان کا forensic audit کیوں نہیں ہو سکا۔

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ چوبیس کروڑ انسانوں کے ملک میں، eight lac square KM کے ملک میں پورے سال کے لیے بارہ سو ارب روپے کا development fund دیا گیا ہے اور ہماری حکومت وہ بارہ سو ارب روپے پورے release نہیں کرے گی یا نہیں کر سکے گی لیکن وہ ہمارے خون سے بائیس سو ارب روپے سالانہ capacity charges کھینچ کر لے جائیں گے۔ میں ایوان کے floor سے وزیر اعظم پاکستان کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی توجہ اس power crisis پر مرکوز کریں۔ جناب والا! ہم نے as a country 2030 تک international agencies کے ساتھ بیٹھ کر یہ sign کیا ہے کہ ہمارا energy mix 60% environment friendly ہوگا لیکن جو لوگ اپنے پیسوں سے سولر پر جا رہے ہیں، ہم نے سولر کو پچھلے پندرہ سالوں سے encourage کیا ہے۔ پچھلے تین سالوں سے IPPs, ان کے consultants, ان کی lobby پوری طرح لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح جو لوگ سولر لگا رہے ہیں انہیں discourage کیا جائے، انہیں اس طرح کاٹا جائے کہ وہ net-metering کے تحت اپنی بجلی کا یونٹ جو وہ اٹھارہ یا بیس روپے کا بیچتے ہیں جبکہ شام کے وقت وہی یونٹ ساٹھ یا ستر روپے کا دیتے ہیں، اب یہ اس کو بھی ختم کرنے کے لیے Minister for Power بیٹھ کر press conferences کر رہے ہیں اور ساری حکومت کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہم نے IPPs سے معاہدے کیے ہوئے ہیں، اگر ہم نے ان سے یہ بجلی نہ خریدی تو وہ International Court میں جا کر پاکستان کو default کروائیں گے۔ میری درخواست

ہو گی کہ ہمارے bureaucrats جو ایک سال، دو سالوں کے لیے Power Division میں آتے ہیں، یہ IPPs کے consultants کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی عبدالقادر صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جناب والا! یہ کروڑوں لوگوں کی زندگیوں اور ماہانہ خرچ کا سوال ہے اور بجلی کا bill terrorism ہے، آپ کو اس چیز کا احساس نہیں
ہے کہ لوگ بجلی کے bills سے کتنے پریشان ہیں۔ آپ مجھے دو منٹ دے دیں، ہم نے عوام کی بھی بات کرنی ہے، نماز ایک بجے ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد عبدالقادر: یہاں سب اپنی باتیں کر لیتے ہیں لیکن غریب عوام کا کسی کو احساس نہیں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی مدد آپ کے تحت سولر لگا رہا ہے تو Power Division IPPs کی زبان کیوں بول رہا ہے؟ ہمارا Power Department IPPs کے consultants کے بنائے ہوئے مسودے کیوں پیش کر رہا ہے؟ Power Division اپنے consultant hire کرتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عبدالقادر صاحب! وقت کی کمی ہے، اس لیے میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کی بات آ گئی ہے۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جناب والا! میں صبح سے آ کر بیٹھا ہوا ہوں، کوئی ممبر دس منٹ پہلے آتا ہے تو آپ اسے تقریر کا موقع دے دیتے ہیں جبکہ جو صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں بھی عوام کی کوئی بات کرنی ہے۔ مجھے سولر سے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ ہم 27th Amendment میں مصروف ہیں، کوئی اپنے مسائل میں مصروف ہے اور کوئی funds کے مسائل میں مصروف ہیں۔ دس، پندرہ کروڑ لوگ اس terrorism کا شکار ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ آپ کو جواب دے رہے ہیں، ان کو سن لیں۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہاں resolution pass کی، اس کی بے توقیری کی گئی اور Minister for Power نے پرسوں بیٹھ کر پھر کہا کہ میں net-metering کے rates نیچے کر رہا ہوں، میں solar کو discourage کر رہا

ہوں۔ آپ پچھلے تیس سالوں سے کیوں IPPs کو ملک کا خون چوسنے دے رہے ہیں، حکومت کیوں اتنی کمزور ہے، وہ کیوں کھڑی نہیں ہوتی، ان کا forensic audit کیوں نہیں کرتی؟ ان کا forensic audit کریں، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! فاضل ممبر صاحب نے بڑی جائز باتیں کیں لیکن on the floor of the House میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ solarization کے point of view سے وزیراعظم کا vision بہت clear ہے، وہ اس کے بھرپور حامی ہیں، انہوں نے نہ صرف پاکستان بھر میں بلکہ بلوچستان کے لیے خاص طور پر جو منصوبہ دیا، وہ بہت بڑی amount تھی۔ Tube wells کا بھی کر رہے ہیں۔ جب بھی net-metering کی تجویز آئی ہے کابینہ نے اس کو مسترد کیا ہے۔ جہاں تک IPPs کے forensic audit کی بات ہے تو میں یہ بات پھر record پر لانا چاہتا ہوں کہ audits ہوئے بھی ہیں اور ہو بھی رہے ہیں، اسی وجہ سے rates renegotiate ہوئے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ یونٹ کی قیمت پچاس روپے سے اوپر تھی اور اب یہ دور بھی ہے کہ وہ بتیس روپے یا پینتیس روپے پر بھی آیا ہے۔ ان شاءاللہ آپ کو تبدیلی نظر آئے گی، آپ کے concerns میں کابینہ کے سامنے رکھوں گا کہ House کے یہ sentiments ہیں اور آپ کا مقدمہ لڑوں گا۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Order No. 3. Order No. 3 stands in the name of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control. On his behalf Mr. Aqeel Malik, Minister of State for Law and Justice.

Resolution moved for extension of the Frontier Constabulary Ordinance, 2025 (Ordinance No. VIII of 2025)

Barrister Aqeel Malik: Sir, I on behalf of Minister for Interior and Narcotics Control, move the following resolution:-

"That the Senate resolves to extend the Frontier Constabulary (Re-organization) Ordinance, 2025

(Ordinance No. VIII of 2025), for a further period of one hundred and twenty days with effect from 10th November, 2025, under proviso to sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: No sir.

Mr. Presiding Officer: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The resolution is passed. Order No. 4. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control to move Order No. 4. On his behalf Mr. Aqeel Malik, Minister of State for Law and Justice.

Consideration and passage of [The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025]

Barrister Aqeel Malik: Sir, I on behalf of Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill further to amend the Federal Prosecution Service Act, 2023 [The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration into once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: No sir.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Order.No.4. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control please move Order No.4.

Barrister Aqeel Malik: I, on behalf of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill further to amend the Federal Prosecution Service Act, 2023 [The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: No sir.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Second Reading of the Bill. Clauses 2 to 4, there is no amendment in Clauses 2 to 4, so, I put the clauses as one question. The question is that the Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: There is an amendment regarding insertion of new Clauses 4A and 4B in the name of Senator Khalil Tahir Sandhu. Please move the amendment.

Senator Khalil Tahir: I, move that in The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025, as reported by the Standing Committee, after clause 4, the following new clauses 4A and 4B shall be inserted, namely:

"4A. Amendment of section 12, Act LXV of 2023. In the said Act, in section 12), in sub-section 5) for the word "Government", the expression "Secretary of the Division concerned to which the business of the Act stands allocated under the Rules of Business, 1973" shall be substituted.

4B. Omission of section 14, Act LXV of 2023. In the said Act, section 14 shall be omitted."

Mr. Presiding Officer: I, now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding officer: If the amendment is carried the question is that newly inserted clauses 4A and 4B do form part of the bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 5, there is an amendment in Clause 5 in the name of Senator Khalil Tahir Sandhu, please move the amendment.

Senator Khalil Tahir: I, move that in The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025, as reported by the Standing Committee for clause 5, the following shall be substituted namely:

"**5. Amendment of section 15, Act LXV of 2023.** In the said Act in section 15,

(a) In sub-section(1) for the words "Chief Executive Officer", the word "Federal Prosecutor General" shall be substituted**;** and

(b) In sub-section (2), in clause (c), for the word "fir", the word "FIR" shall be substituted."

Mr. Presiding Officer: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: After disposal of amendment if the amendment is carried. The question is that Clause 5 as amended do form part of the bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Clause 5 as amended stands part of the bill.

There is an amendment regarding section of new clause 6, in the name of Senator Khalil Tahir Sandhu, please move the amendment.

Senator Khalil Tahir: I, move that The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025, as reported by the Standing Committee, after Clause 6, the following new of Clause 6, shall be inserted, namely:

"6. Amendment of section 17, Act LXV of 2023. In the said Act, in section 17, in sub-section (1), the words "in consultation with the Chief Executive Officer", shall be omitted."

Mr. Presiding Officer: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The question is that newly inserted Clause 6 do form part of the bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Clause 6 stands part of the bill.

Now, we may take up Clause 1 The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1 The Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1 The Preamble and the Title, stands part of the Bill.

Order No.5. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, may move Order No.5.

Barrister Aqeel Malik: I, on behalf of, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill further to amend the Federal Prosecution Service Act, 2023 [The Federal Prosecution Service (Amendment) Bill, 2025], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The bill stands passed. Order No.6. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, may move Order No.6.

Consideration and Passage of [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2025]

Barrister Aqeel Malik: I, on behalf of, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill further to amend the Capital Development Authority Ordinance, 1960 [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Second Reading of the Bill i.e clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 11, there is no amendment in Clauses 2 to 11, so, I put the clauses as one question. The question is that the Clauses 2 to 11 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 11 stand part of the Bill. Now, we may take up Clause 1 The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1 The Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1 The Preamble and the Title, stands part of the Bill.

Order No.7. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, may move Order No.7.

Barrister Aqeel Malik: I, on behalf of, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill further to amend the Capital Development Authority Ordinance, 1960 [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2025], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Bill stands passed.

Mr. Presiding Officer: Order No. 8, Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Economic Affairs and Establishment, may move Order No. 8.

Consideration and Passage of [The National School of Public Policy Amendment Bill 2025]

Barrister Aqeel Malik: I, on behalf of Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Economic Affairs and Establishment, move that the Bill further to amend the National School of Public Policy Ordinance 2002, [The National School of Public Policy (Amendment) Bill 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Barrister Aqeel Malik: No.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Second reading of the Bill, Clauses 2 to 4. There is no amendment in Clauses 2 to 4. So, I will put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 4 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 9.

Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Economic Affairs and Establishment, may move Order No. 9.

Barrister Aqeel Malik: I, on behalf of Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Economic Affairs and Establishment, move that the Bill further to amend the National School of Public Policy Ordinance 2002, [The National School of Public Policy (Amendment) Bill 2025], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 10. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, may move Order No. 10.

Withdrawal of [The National Accountability Amendment Bill 2023]

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I beg to move to the House under Rule 115 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 to withdraw the Bill further to amend the National Accountability Ordinance 1999, [The National Accountability (Amendment) Bill 2023], Ordinance No. 1 of 2023, as introduced in the Senate on 2nd November, 2023.

Mr. Presiding Officer: Now, I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and leave to withdraw the Bill is granted. Order No. 11. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, may move Order No. 11.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I move that I wish to withdraw the Bill further to amend the National Accountability Ordinance 1999, [The National Accountability (Amendment) Bill 2023].

Mr. Presiding Officer: The Bill stands withdrawn.

Now, I will adjourn the proceedings of this House. It is adjourned to meet again on Saturday, the 8th November, 2025 at 11:30 am.

[The House was adjourned to meet again on Saturday, the 8th November, 2025 at 11:30 am.]